جلد ۲۶ | مورخہ ۶ شعبان ۱۳۵۷ھ | یوم شنبہ | مطابق یکم اکتوبر ۱۹۳۸ء | نمبر ۲۲۷

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۹ ستمبر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۷ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو آج نزلہ اور جسم میں درد کی شکایت رہی۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ۔

یہ خبر نہایت رنج اور افسوس کے ساتھ سُنی جائیگی کہ حضرت حکیم مولوی عبید اللہ صاحب بسمل جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدیم صحابی اور سلسلہ احمدیہ کے نہایت مخلص فرد تھے۔ کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد آج قریباً ستر سال کی عمر میں انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ظہر کے بعد باغ میں نماز جنازہ پڑھائی۔ اور نعش کو کندھا دیا۔ مرحوم مقبرہ بہشتی میں دفن کئے گئے ہیں۔ احباب ان کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کریں۔ مرحوم نے سنہ ۱۹۰۱ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کا شرف حاصل کیا تھا۔ آپ فارسی کے بہت بڑے عالم اور لائق طبیب تھے۔

۳۰ ستمبر بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں ایک ہندو لدھو رام صاحب نے حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ اسلامی نام مسرت احمد رکھا گیا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اسلام میں استقامت عطا فرمائے۔

مفتی فضل الرحمن صاحب کئی روز سے بیمار ہیں احباب ان کی صحت کیلئے دعا کریں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کامل مومن کو نشانات کی احتیاج نہیں ہوتی

"اصل میں اللہ تعالیٰ نے طبائع مختلف پیدا کی ہیں بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ کہ ان کی ایمانی قوت ہی ایسی مضبوط ہوتی ہے۔ کہ اُسے کسی نشان کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اس کا ایمان کامل ہوتا ہے۔ دیکھو۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کونسا نشان دیکھا تھا۔ یا ان کو کونسا خواب آیا یا کوئی بشارت ہوئی تھی۔ جس سے انہوں نے آپ کو پہچان لیا تھا۔ اگر ان کا کوئی خواب یا بشارت وغیرہ ہوتی۔ تو اس کا ذکر حدیث شریف میں ضرور ہوتا۔ وہ ایک سفر پر گئے ہوئے تھے۔ راستہ میں واپسی پر انہوں نے ایک شخص سے پوچھا کہ اپنے شہر کی کوئی نئی بات سُنا۔ اس نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دعویٰ نبوت سے اُسے آگاہ کیا۔ فوراً آپ نے چون وچرا مان لیا۔ اس کی وجہ صرف یہی تھی۔ کہ انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پہلے حالات دیکھے ہوئے تھے۔ وہ بخوبی آگاہ تھے۔ کہ یہ شخص کاذب یا مفتری نہیں۔ ان کو پہلے واقفیت اور عقل سلیم نے آپ کے فوراً قبول کر لینے پر مجبور کیا۔ زمانہ کی حالت کو انہوں نے دیکھ لیا تھا۔ وقت تھا۔ ضرورت تھی۔ ایک صادق نے خدا کی طرف سے الہام پا کر دعویٰ کیا۔ فوراً مان لیا۔ اصل میں نشانات کی ضرورت بھی کمزور ایمان کو ہوتی ہے کامل ایمان کو نشان کی ضرورت ہی نہیں۔" (الحکم ۱۰۔ مارچ سنہ ۱۹۰۳ء)

باتیں بنانے کی بجائے عملی رنگ میں کام کرنا چاہیئے

"ایک شخص نے سوال کیا۔ کہ وہ کیا راہ ہے جس سے انسان خدا کو پا سکے۔ فرمایا۔ جو لوگ برکت پاتے ہیں۔ ان کی زبان بند اور عمل ان کے وسیع اور صالح ہوتے ہیں۔ پنجابی میں کہاوت ہے۔ کہ کہنا ایک جانور ہوتا ہے اس کی بدبو سخت ہوتی ہے۔ اور کرنا خوشبودار درخت ہوتا ہے۔ سو ایسا ہی چاہیئے۔ کہ انسان کہنے کی نسبت کر کے بہت کچھ دکھائے۔ صرف زبان کام نہیں آتی۔ بہت سے ہوتے ہیں۔ جو باتیں بہت بناتے ہیں۔ اور کرنے میں نہایت سست اور کمزور ہوتے ہیں۔ صرف باتیں جن کے ساتھ رُوح نہ ہو۔ وہ نجاست ہوتی ہیں۔ بات وہی برکت والی ہوتی ہے۔ جس کے ساتھ آسمانی نور ہو۔ اور عمل کے پانی سے سرسبز کی گئی ہو۔ اس کے واسطے انسان خود بخود ہی نہیں کر سکتا۔ چاہیئے کہ ہر وقت خدا سے دُعا کرتا رہے۔ اور درد وگداز سے۔ سوز سے اس کے آستانہ پر گرا رہے۔ اور اس سے توفیق مانگے۔ ورنہ یاد رکھے۔ کہ اندھا مرے گا۔ دیکھو جب ایک شخص کو کوڑھ کا ایک داغ پیدا ہو جائے۔ تو وہ اس کے واسطے فکرمند ہوتا ہے۔ اور دوسری باتیں اسے بھول جاتی ہیں۔ اسی طرح جس کو روحانی کوڑھ کا پتہ ہو جائے۔ اسے بھی ساری باتیں بھول جاتی ہیں۔ اور وہ سچے علاج کی طرف دوڑتا ہے مگر افسوس کہ اس سے آگاہ بہت تھوڑے ہوتے ہیں۔" (الحکم ۱۷۔ اپریل سنہ ۱۹۰۳ء)

یوم التبلیغ کے متعلق ضروری اعلان

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ امسال نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے یوم التبلیغ کے لئے ۱۶ اکتوبر ۱۹۳۸ء کی تاریخ مقرر کی گئی ہے۔ اس روز ہر بالغ احمدی مرد و عورت کا فرض ہے کہ سارا دن ان لوگوں کو جو ابھی تک احمدیت میں داخل نہیں ہوئے۔ نرمی اور محبت سے پیغام حق پہونچائے۔ اور سلسلہ احمدیہ میں داخل کرنے کی کوشش کرے۔ یہ امر خاص طور پر ملحوظ رہے کہ پیغام حق پہونچانے والے احباب نہائت مستحسن طریق سے صداقت کا اظہار کریں۔ اور حقانیت کے اس نور کو جو خدا تعالےٰ نے موجودہ زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ نازل فرمایا ہے۔ اپنے حلقۂ واقفیت میں ان لوگوں تک پہونچائیں جو ابھی تک اس نور سے محروم ہیں۔ اس موقعہ پر انفرادی تبلیغ کے علاوہ ٹریکٹ اشتہارات اور سلسلہ کی کتب کی تقسیم کے ذریعہ بھی پیغام حق پہونچایا جا سکتا ہے۔ پس ۱۶ اکتوبر ۱۹۳۸ء کا دن نہائت عمدگی اور خوش اسلوبی کے ساتھ تبلیغ احمدیت میں صرف کیا جانے

یہ امر یاد رہے کہ یہ یوم التبلیغ غیر مسلموں میں تبلیغ کے لئے نہیں بلکہ غیر احمدیوں میں تبلیغ کے لئے ہے ؛

امید ہے کہ احباب ابھی سے یوم التبلیغ کے متعلق تیاری شروع کر دیں گے اور کوشش کریں گے۔ کہ مقررہ تاریخ کو پورے اہتمام کے ساتھ یوم التبلیغ منایا جائے۔ ۱۶ اکتوبر کو اتوار ہے۔ اور چونکہ اس دن سرکاری دفاتر میں بھی تعطیل ہوگی۔ اس لئے ملازم اور غیر ملازم تمام اصحاب پوری تندہی کے ساتھ اس فرض کی ادائیگی کی طرف توجہ کریں ؛ ناظر دعوت و تبلیغ

مسجد احمدیہ لاہور میں ایک جلسہ

۲۵ ستمبر بوقت ۱/۲ ۷ بجے صبح مسجد احمدیہ میں ایک جلسہ زیر صدارت مولوی محب الرحمٰن صاحب منعقد ہوا۔ چودھری محمد اکرام صاحب بی۔ اے نے "اسلامی پردہ اور موجودہ تمدن" کے موضوع پر تقریر کی۔ ان کے بعد شیخ محمد عبد اللہ صاحب بی۔ اے نے "پریس کی اہمیت اور جماعت احمدیہ کی ذمہ واری" پر اپنا مضمون پڑھا۔ آپ نے چند مفید تجاویز بھی بیان کیں۔ جن کے ذریعہ اخبارات سلسلہ عالیہ کی اشاعت بڑھائی جاسکتی ہے۔ ان کے بعد مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے ایک گھنٹہ تقریر فرمائی۔ جس میں خاص طور پر مسئلہ جہاد کے متعلق جو اعتراضات مخالفین کی طرف سے جماعت احمدیہ پر کئے جاتے ہیں۔ ان کے احسن طور پر اور محققانہ رنگ میں جوابات دیئے۔

عبد الکریم سکرٹری جماعت احمدیہ لاہور

روزنامہ "احسان" کا دروغ بے فروغ

روزنامہ احسان ۲۹ ستمبر ۱۹۳۸ء میں ہمارے دشمنوں میں سے کسی نے نعوذ باللہ من ذالک ہمارے احمدیت سے تائب ہونے کی خبر شائع کرائی ہے۔ یہ خبر بالکل غلط اور صریح جھوٹ ہے۔ اس میں ایک ذرہ برابر بھی صداقت نہیں۔ ہم چاروں خدا کے فضل و کرم سے احمدی ہیں۔ اور حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ السلام کو خدا کا برگزیدہ نبی سچے دل سے مانتے ہیں۔ اور ایمان رکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے تمام دعاوی میں سچے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہمیں احمدیت پر ہی مرنے کی توفیق عطا فرمائے اور تادم مرگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا حلقہ بگوش بنائے رکھے۔ خاکسار

(۱) ماسٹر عبد الحکیم احمدی (۲) محمد شفیع احمدی بقلم خود (۳) مستری غلام محمد (۴) منشی حسن دین

عبد الرحیم صاحب افغان کے واقعہ کے متعلق اخبار "زمیندار" کی صریح غلط بیانی

ایک گزشتہ پرچہ میں لکھا جا چکا ہے کہ اخبار "احسان" میں عبد الرحیم صاحب افغان پر حملہ ہونے کا ذکر جس رنگ میں کیا گیا ہے۔ وہ بالکل غلط ہے بیشک وہ خان کابلی کے جو جماعت احمدیہ سے خارج ہے والد ہیں۔ لیکن مخلص احمدی ہونے کی وجہ سے اس کی حرکات سے سخت متنفر اور اس سے انہوں نے قطع تعلق کر رکھا ہے۔ ان حالات میں یہ کہنا کہ ان پر حملہ کسی نے اس لئے کیا کہ وہ احرار کے کارندے کابلی کے والد ہیں۔ صریح جھوٹ ہے۔ اب ۲۹ ستمبر کے زمیندار میں اسی قسم کی بے ہودہ سرائی کی گئی ہے۔ چنانچہ "مرزائیوں کی طرف سے جرم پر پردہ ڈالنے کی کوشش" کے عنوان سے لکھا ہے۔

"پولیس نے دو اشخاص کو اس الزام میں گرفتار کیا تھا۔ لیکن بعد میں چھوڑ دیا اس وقت تک کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی۔ اور تفتیش بند کر دی گئی۔ بظاہر قادیان کی ایک با اثر جماعت حقیقی مجرموں کو پاداش عمل سے بچانا چاہتی ہے۔ اس وجہ سے نہ پولیس کو تفتیش میں مدد دی گئی۔ اور نہ ہی امور عامہ کی طرف سے تحقیقات کی گئی"

پھر لکھا ہے۔ "لوگ کہتے ہیں کہ مرزائی اس پرخاش کی بنا پر جو انہیں خان کابلی سے ہے۔ اس واقعہ کو بھی مجاہد بخارا محمد امین خاں کے واقعہ کی طرح رفع دفع کرنا چاہتے ہیں"

مگر یہ سب کچھ سراسر جھوٹ اور محض کذب ہے۔ جس وقت لوکل پریذیڈنٹ صاحب کو اس واقعہ کی اطلاع پہونچی۔ اسی وقت وہ موقعہ پر پہونچے۔ اور عبد الرحیم صاحب کو چارپائی پر اٹھوا کر چوکی پولیس میں لے گئے۔ تاکہ پولیس ضروری کارروائی کرے۔ مگر پولیس نے کوئی کارروائی کرنے سے قبل ڈاکٹری سرٹیفکیٹ لانے کے لئے کہا۔ اس پر عبد الرحیم صاحب کو نور ہسپتال میں لے جایا گیا۔ اور ڈاکٹر کا سرٹیفکیٹ حاصل کیا گیا۔ اس کے بعد پولیس نے جو مناسب سمجھا کیا۔ اس سے ہمارا کوئی تعلق نہیں۔ امور عامہ چونکہ اس مار پیٹ کے معاملہ میں دخل نہ دے سکتا تھا اس لئے اسے پولیس کے حوالہ کر دیا گیا۔ اور عبد الرحیم صاحب کو اس موقعہ پر ہر ممکن ڈاکٹری امداد دی گئی۔ اور اب بھی ان کا علاج نور ہسپتال میں ہو رہا ہے۔ اور وہ صحت یاب ہو رہے ہیں ؛

غرض اس بارے میں مخالف اخبارات نے جو بیانات شائع کئے ہیں۔ وہ سراسر غلط اور بے بنیاد ہیں۔ جب عبد الرحیم خان صاحب کا کابلی احراری سے کوئی تعلق ہی نہیں۔ تو اس جھگڑے کی بنا ء کابلی سے پرخاش کیونکر قرار دی جاسکتی ہے۔ پھر ہماری طرف سے جب عبد الرحیم صاحب کو ہر ممکن امداد دی گئی۔ اس جھگڑے کو خود پولیس میں پہونچایا گیا۔ اور ڈاکٹری سرٹیفکیٹ حاصل کیا گیا۔ تو ہمارے خلاف جرم پر پردہ ڈالنے کا الزام لگانا صریح شرارت نہیں تو اور کیا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۶ شعبان ۱۳۵۷ھ

رُوحانی مُقتدا کی تنبیہ بھی خیر و برکت کا مُوجب ہوتی ہے

اگر قصور وار اولاد کے لئے ماں باپ کی زجر و تنبیہ باعث خیر و برکت ہو سکتی ہے۔ اور ہوتی ہے بحالیکہ وُہ صرف جسمانی لحاظ سے دُنیا میں لانے کا باعث ہوتے ہیں اگر آموختہ یاد نہ رکھنے والے طالب علم کے لئے استاد کی سرزنش باعثِ ترقی و سعادت ہوتی ہے۔ حالانکہ بسا اوقات وُہ اس چند روزہ دُنیا میں کام آنے والا علم پڑھاتا ہے۔ تو وُہ انسان جو روحانیت اور ابدی زندگی کی طرف راہ نمائی کرتا ہو۔ جس کے ذریعہ خدائے قدوس کا قرب اور وصال حاصل ہوتا ہو۔ اور جس کے دامن سے وابستگی آسمانی فیوض اور برکات کا مورد بناتی ہو۔ وُہ اگر کسی غلطی۔ کسی کوتاہی۔ اور کسی نادانی کے فعل پر اپنے کسی ایسے خادم اور غلام کے متعلق تادیبی کارروائی کرتا ہے جو اپنا سب کچھ اس کی نذر کر دینے میں ہی اپنے لئے دین و دُنیا کی سعادت یقین کرتا ہے۔ تو کوئی عقل و سمجھ رکھنے والا انسان ایسے موقعہ پر زبان طعن دراز نہیں کر سکتا۔ کوئی یہ تو کہہ سکتا ہے۔ کہ فلاں نے فلاں کو اپنا روحانی مقتدا بنانے میں غلطی کھائی۔ لیکن یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ فلاں کو اس کے روحانی راہ نما نے فلاں غلطی اور کوتاہی پر سرزنش کیوں کی۔ اور یہ سرزنش اس کے لئے باعثِ ذلت ہے۔ اگر ایک روحانی راہ نما اپنے کسی پیرو کو اس کی غلطی سے آگاہ ہوتے ہوئے اسے ٹوکتا نہیں۔ اور اس کی لغزش پر گرفت نہیں کرتا۔ تو پھر اس کا فائدہ ہی کیا ہے۔ ایسے رُوحانی مقتدا کے پیرو اور غیر پیرو میں فرق ہی کیا رہ جاتا ہے۔ حقیقی اور سچے راہ نما کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ جہاں وُہ اپنے پیرؤوں کو روحانیت کی وادیوں میں پہونچاتا۔ اور آسمانی برکات سے متمتع کرتا ہے۔ وہاں ہر لغزش اور غلطی پر متنبہ بھی کرتا جاتا ہے۔ کیونکہ روحانیت کو قائم رکھنے اور اس کے بڑھانے کے لئے یہ نہایت ضروری ہے۔

پس روحانیت سے تھوڑی بہت مس رکھنے والا کوئی انسان بھی مقتدا کی اپنے پیرو کے متعلق زجر و توبیخ کو بُرے رنگ میں پیش نہیں کر سکتا۔ لیکن جو اس کوچہ سے واقف ہی نہ ہو۔ اور جسے یہ معلوم ہی نہ ہو۔ کہ اپنی کسی غلطی اور کوتاہی پر اپنے مقتدا کی سرزنش اور تادیب قلب کو کس قدر زنگ اور آلائش سے صاف کرتی ہے۔ وُہ جو چاہے کہہ سکتا ہے۔

بدقسمتی سے غیر مبایعین کی یہی حالت ہے۔ گو انہوں نے اپنے لئے ایک "حضرت امیر ایدہ اللہ" بنا تو رکھے ہیں۔ لیکن انہیں انجمن کے پریزیڈنٹ سے زیادہ کچھ نہیں سمجھتے نہ روحانیت میں اضافہ اور ترقی کے لئے اُن سے کسی فائدہ کی امید رکھتے ہیں۔ اور نہ اُن کی کسی بات کو اپنے لئے قابلِ سند قرار دیتے ہیں۔ ان حالات میں جب کبھی وُہ دیکھتے ہیں۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز نے اپنے کسی خادم کی کسی غلطی اور کوتاہی پر ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا۔ اور تنبیہ کی۔ تو آسمان سر پر اٹھا لیتے۔ اور طرح طرح قصے گھڑنے شروع کر دیتے ہیں۔

چنانچہ حال میں جب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے حضرت یحیٰی علیہ السلام کے قتل کے واقعہ کے متعلق خطبات ارشاد فرمائے۔ اور جن خدام سے اس بارے میں غلطی سرزد ہوئی۔ ان کو مشفقانہ تنبیہ فرمائی۔ تو اخبار "پیغام صلح" نے "اخبار الفضل اور مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری کو جناب خلیفۂ قادیان کا پُرمعنی سرٹیفکیٹ" کے عنوان اور ایک طعن آمیز تمہید کے ساتھ خطبہ کا ایک حصہ شائع کیا۔

"پیغام صلح" اپنے رنگ ڈھنگ کے مطابق اس امر کو جس نظر سے چاہے۔ دیکھے۔ لیکن اسے یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ہمارے لئے چونکہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا وجود سب سے بڑھ کر مشفق اور خیر خواہ ہے۔ اس لئے اگر اپنی کسی غفلت۔ اور کوتاہی کی وجہ سے کبھی ہم میں سے کسی کو حضور ایدہ اللہ تعالے کی زجر و توبیخ کا مورد بننا پڑتا ہے۔ تو ہم اس میں بھی اپنے لئے خیر و برکت ہی پاتے ہیں۔ اور اپنے قلب کو از سر نو جلا ہوتی دیکھتے ہیں۔ مذہبی میدان میں کام کرنے والوں سے بھی غلطیاں اور کوتاہیاں ہوتی ہیں۔ اور ذمہ وار ہستی ایسے موقعہ پر گرفت کرتی اور بڑی سے بڑی سزا بھی دیتی ہے۔ اس لئے نہیں۔ کہ اسے غلطی کرنے والے سے کوئی بدلا لینا ہوتا ہے بلکہ اس لئے کہ اسے فرض شناسی اور خود غلطی کرنے والے کی خیر خواہی اس کے لئے مجبور کرتی ہے۔ بسا اوقات نہیں۔ بلکہ ہر موقعہ پر جب اس کی زبان کسی سرزنش یا سزا کا اعلان کر رہی ہوتی ہے۔ اس کا دل وفورِ محبت اور ہمدردی سے پگھل رہا ہوتا ہے۔ اور اسے اس باپ سے بھی زیادہ تکلیف ہوتی ہے۔ جو اپنے بچے کو اس کی کسی غلطی پر خود سزا دیتا ہوا بھی رنج و تکلیف محسوس کرتا ہے۔

پھر اگر کسی کی قسمت میں بدبختی نہ لکھی ہو۔ تو جہاں وُہ اپنے قصور کا خمیازہ بھگتنے پر جسمانی طور پر رنج اور تکلیف محسوس کرتا ہے۔ وہاں روحانی لحاظ سے اسے ایک خاص لطف بھی حاصل ہو رہا ہوتا ہے اور وُہ خدا تعالے کا شکر کرتا ہے کہ اسے ایسا مشفق راہ نما میسر ہے۔

پس "پیغام صلح" کو کسی ایسے موقعہ پر بیہودہ طعن و تشنیع سے کام نہیں لینا چاہیئے۔ بلکہ اپنے گلہ کی حالت پر رونا چاہیئے۔ کہ اس کی حالت ان پراگندہ بھیڑوں کی سی ہے۔ جن کا کوئی نگران۔ اور محافظ نہ ہو۔ اور جو اس حالت کو خوشکن آزادی سمجھتے ہوئے بھیڑیوں کی زد میں آ رہی ہوں۔ حقیقی ہمدرد اور مشفق نگران کا میسر آنا بھی خدا تعالے کے فضلوں میں سے ایک بہت بڑا فضل ہے۔ اور الحمد للہ کہ ہم پر اس نے یہ فضل کر رکھا ہے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ عظیم الشان آیۃ اللہ ہیں

خدا تعالیٰ کی قدرت نمائی کا ثبوت

دنیا میں ہزارہا لوگ شادیاں کرتے ہیں۔ اور خدا ان کے گھروں کو نیک اولاد کے ذریعہ برکت دیتا اور ان کا سلسلہ نسل کافی عرصہ کے لئے چلاتا ہے۔ اسی طرح کئی لوگ بڑے شوق سے شادیاں کرتے اور بڑی امیدوں کو اپنے دلوں میں لئے ہوتے ہیں مگر خدا تعالیٰ کی کسی حکمت و مصلحت کے ماتحت ان کے ہاں اولاد نہیں ہوتی۔ اس طرح خدا تعالیٰ دونوں صورتیں دکھا کر اپنی قدرت نمائی کا ثبوت دیتا۔ اور دنیا پر ظاہر کر دیتا ہے۔ کہ یَهَبُ لِمَنْ يَّشَاءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَاءُ الذُّكُوْرَ۔ اولاد کا عطا کرنا یا نہ کرنا میرے ہی قبضۂ قدرت میں ہے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک پیشگوئی

اب غور کرنے کا مقام ہے کہ آج سے تیرہ سو سال پہلے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آنے والے مسیح موعود کی خبر دیتے ہوئے منجملہ اور علامات کے ایک زبردست علامت یہ بتاتے ہیں کہ یتزوج ویولد لہ وہ شادی کریگا اور خدا اس کو اولاد دے گا۔ جس کے معنے یہ تھے۔ کہ اس کی اولاد بڑی شان والی ہوگی۔ پھر کافی عرصہ گزرنے کے بعد مولیٰ کریم بعض اولیاء امت کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد کے متعلق خبر دیتا ہے۔ چنانچہ نعمت اللہ صاحب ولی جہاں آنیوالے مسیح کی خبر دیتے ہیں۔ وہاں خدا تعالیٰ نے ان کے ذریعہ دنیا کو یہ اطلاع بھی دیدی کہ پسرش یادگار ے بینم

ذریت مسیح موعود کی ترقی کے متعلق اللہ تعالیٰ کے الہامات

چنانچہ خدا تعالیٰ کی قدرت دیکھو قادیان صوبہ پنجاب کی ایک بظاہر معمولی بستی سے ایک انسان اٹھتا ہے خدا تعالیٰ اس کو اس وقت جبکہ ابھی مبشر اولاد کا وجود تک نہیں ہوتا خبر دیتا ہے کہ "خدا تیرا گھر برکت سے بھر دے گا۔ اور میں اپنی نعمتیں تجھ پر پوری کروں گا۔ . . . . . . تیری نسل بہت ہوگی۔ اور میں تیری ذریت کو بہت بڑھاؤں گا۔ اور برکت دونگا تیری نسل کثرت سے ملکوں میں پھیل جائے گی۔ . . . . . خدا تیری برکتیں ارد گرد پھیلائے گا۔ اور ایک اجڑا ہوا گھر تجھ سے آباد کرے گا۔ تیری ذریت منقطع نہیں ہوگی۔ اور آخری دنوں تک سرسبز رہے گی۔ خدا تیرے نام کو اس روز تک جو دنیا منقطع ہو عزت کے ساتھ قائم رکھے گا"

ایک گوشۂ تنہائی میں بیٹھنے والا انسان عزیزوں اور اقارب سے جدا ہو کر کنج خلوت کو اختیار کرنے والا وجود یہ خبر دیتا ہے۔ اور اس کے ساتھ ایک خاص بیٹے کے لئے خاص طور پر اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر کہتا ہے کہ "اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئیگا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا۔ اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ . . وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا۔" ۱۸۸۶ء میں اشتہار دے کر آپ نے اس پیشگوئی کا اعلان کیا۔ پھر اس کے بعد ۱۸۸۸ء میں سبز اشتہار میں اس کے متعلق خبر دیتے ہوئے فرمایا:

"دوسرا لڑکا جس کی نسبت الہام نے بیان کیا کہ دوسرا بشیر دیا جائے گا۔ جس کا دوسرا نام محمود ہے۔ وہ اگرچہ اب تک جو یکم دسمبر ۱۸۸۸ء ہے پیدا نہیں ہوا۔ مگر خدا کے وعدہ کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا۔ زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں پر اس کے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں۔ نادان اس کے الہامات پر ہنستا ہے۔ اور احمق اس کی پاک بشارتوں پر ٹھٹھا کرتا ہے۔ کیونکہ آخری دن اس کی نظر سے پوشیدہ ہے۔ اور انجام کار اس کی آنکھوں سے چھپا ہوا ہے۔" (جس میعاد کا ذکر کیا گیا ہے۔ یہ خبر دینے کے عرصہ سے نو سال کی میعاد ہے۔ کہ نو سال کے اندر وہ ضرور پیدا ہو جائے گا۔)

مصلح موعود کی ولادت

پھر جب سبز اشتہار کے ذریعہ ہزارہا لوگوں میں یہ اعلان ہو چکا۔ تو خدا تعالیٰ نے اپنی اس خبر کے مطابق جو تیرہ سو سال پہلے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذریعہ اور درمیان کے عرصہ میں اولیاء امت کے ذریعہ وہ بتاتا آیا تھا۔ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو آپ کو ایک لڑکا عطا فرمایا۔ اس کے پیدا ہوتے ہی پھر آپ لوگوں کو بذریعہ اشتہار آگاہ کرتے ہیں۔ کہ اے لوگو سن لو کہ وہ لڑکا جس کی میں نے سبز اشتہار کے ذریعہ اور دیگر مختلف اشتہاروں کے ذریعہ خبر دی تھی۔ وہ آج پیدا ہو گیا ہے۔ اور میں اس کا نام محمود احمد رکھتا ہوں۔ پھر اسی پر بس نہیں کرتے۔ بلکہ اس کے بعد اپنی کتاب تریاق القلوب میں تحریر فرماتے ہیں:-

"محمود جو میرا بڑا بیٹا ہے۔ اس کے پیدا ہونے کے بارے میں اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء میں اور نیز اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء میں جو سبز رنگ کے کاغذ پر چھپایا گیا تھا پیشگوئی کی گئی تھی۔ اور سبز رنگ کے اشتہار میں یہ بھی لکھا گیا تھا۔ کہ اس پیدا ہونے والے لڑکے کا نام محمود رکھا جائیگا۔ پھر جبکہ اس پیشگوئی کی شہرت بذریعہ اشتہار کامل درجہ پر پہونچ چکی۔ تب خدا تعالیٰ کے فضل و رحم سے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو مطابق ۹ جمادی الاول ۱۳۰۶ھ میں بروز شنبہ محمود پیدا ہوا۔" (تریاق القلوب صفحہ ۴۲)

پھر جب اس پسر موعود کی عمر اور بڑی ہوتی ہے۔ تو حقیقۃ الوحی میں انکا ذکر کرتے ہوئے اور الٰہی صفات سے آپ کو متصف بتاتے ہوئے ظاہر فرماتے ہیں۔ کہ یہ وہی لڑکا ہے جن کی خبر میں ان کی پیدائش سے پہلے دے چکا ہوں ؛

اب ایک طرف آپ کی پیدائش سے پہلے ان یقین اور وثوق سے بھری ہوئی پیشگوئیوں کو دیکھو جو آپ کی پیدائش کے متعلق کی گئیں۔ اور دوسری طرف دیکھو کہ پیدا ہونے کے معاً بعد فرماتے ہیں۔ کہ یہ وہی لڑکا ہے پھر مختلف وقتوں میں ظاہر فرماتے ہیں۔ کہ محمود (فداہ نفسی) میری صداقت کا زندہ ثبوت ہے۔ پھر اسی پر بس نہیں واقعات بتاتے ہیں کہ جو عظیم الشان خبریں حضور کے متعلق قبل از وقت بیان فرمائی گئی تھیں وہ آپ کے وجود باجود میں نمایاں طور پر پوری ہوئیں۔ آپ کے متعلق اللہ تعالیٰ نے بتایا تھا کہ وہ نو سال کے اندر پیدا ہوگا۔ چنانچہ آپ اس میعاد کے اندر پیدا ہوئے۔ آپکے متعلق کہا گیا تھا کہ وہ فضل عمر ہونگے۔ یعنے دوسرے خلیفہ ہونگے۔ چنانچہ آپ دوسرے خلیفہ ہوئے۔ اور وہ خدا جس نے آپکی نسبت پہلے سے بشارتیں دی ہوئی تھیں۔ اسی نے آپکی خلافت کے وقت اس کثرت سے احباب کو خوابوں اور کشوف و الہامات کے ذریعہ خبریں دیں کہ آجتک ہم کو کسی نبی کے خلیفہ کے متعلق ثابت نہیں ہوتا کہ اس کثرت سے اسکے متعلق خوابیں آئی ہوں۔ آخر کیوں ہوا اسی وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے اس بابرکت وجود کو اپنی ہستی کی زبردست دلیل بنا کر لوگوں کے سامنے پیش کرنا تھا

تا وُہ جو خدا کی قدرتوں کے مُنکر اور خدا کی ہستی پر ایمان نہیں رکھتے آپ کے وجود میں خدا تعالےٰ کی زندہ قدرت کا مشاہدہ کر لیں۔ پھر یہی نہیں آپ کے کلام کو پڑھو۔ تو یوں معلوم ہو گا کہ آپ کے اندر خدا تعالےٰ کی محبت اور عشق کا سمندر ٹھاٹھیں مار رہا ہے۔ اور اُسی کا یہ کرشمہ ہے۔ کہ آپ کی آواز پر لبیک کہتے ہُوئے بیسیوں قابل نوجوان دنیا کے چاروں طرف جا کر اسلام کا جھنڈا قائم کر رہے ہیں آپ کی خلافت کے شروع میں احمدیت صرف ہندوستان کی چار دیواری میں محدود تھی۔ مگر آج امریکہ۔ انگلستان افریقہ۔ جاپان۔ چین اور روس وغیرہ تمام ملکوں میں اسلام کا نام پہنچ گیا ہے۔ بلکہ بیسیوں جگہوں میں جماعتیں پیدا ہو گئی ہیں۔ اور وہاں کے اخباروں میں بڑے زوردار الفاظ میں مبلغوں کے کارناموں کا ذکر ہوتا ہے۔ اور یہ کہ یہ مبلغ نمائندہ ہیں خلیفۃ المسلمین حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمدؐ کے غرض آپ ہی کے مبلغ ہیں۔ جو چاروں طرف اسلام کی اشاعت کر رہے اور دُنیا کے ہر کنارے پر پہونچ کر اسلام کی طرف دُنیا کو دعوت دے رہے ہیں۔ مگر یہ کیوں ہوا۔ اس لئے تا وُہ زندہ خدا اپنا زندہ ہونا ثابت کرے۔ اور بتائے۔ کہ وُہ خبر جو میں نے اپنے مسیح کے ذریعہ دی تھی۔ کہ:۔

"وُہ دُنیا میں آئے گا۔ اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہو گا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔"

وُہ کس شان سے پوری ہو رہی ہے۔

غیر ممالک کے احمدیوں میں فدائیت کا جذبہ

پھر اس عشق اور محبت کا اندازہ لگاؤ جو ان کے دلوں میں آپ کے لئے پیدا ہو گئی ہے۔ انہوں نے گو آپ کو دیکھا نہیں۔ تاہم ان کے وُہ اخلاص سے بھرے ہُوئے خطوط دیکھو۔ اور فدائیت کے جذبہ کا اندازہ لگاؤ۔ اور پھر سوچو۔ کہ کیا یہ انسان کے اپنے اختیار میں ہے۔ یا سب کچھ خدا کے اختیار میں ہے۔ گو ان کے جسم آپ سے دُور ہیں۔ مگر ان کے دل آپ کی محبت سے سرشار ہیں۔ اور ان کی روحیں آپ کے اس عظیم الشان احسان کے سامنے جھکی ہوئی ہیں۔ کہ آپ نے ان کو خدا کا راستہ بتایا:۔

ظاہری و باطنی علوم

پھر آپ کے متعلق یہ خبر دی گئی تھی کہ وُہ ظاہری و باطنی علوم سے پُر کیا جائے گا۔ سو یہ خبر بھی آپ کے وجود میں پوری ہو رہی ہے۔ آپ نے بارہا غیر احمدی علماء اور غیر مبائعین کو چیلنج دیا ہے۔ کہ جب خدا تعالےٰ کا وعدہ ہے۔ لَا یَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ کہ خدا اپنے کلام یعنی قرآن مجید کے اسرار اور معارف بجز اپنے ان بندوں کے جو اس کے ہاتھ سے پاک کئے جاتے ہیں۔ دوسروں پر نہیں کھولتا تو آؤ۔ اور میرے مقابلہ میں کسی سورت یا رکوع یا آیت کی تفسیر لکھو۔ تا تم کو علم ہو۔ کہ آیا خدا تعالےٰ نے اپنے کلام کے روحانی خزائن مجھ پر کھولے ہوئے ہیں۔ یا تم پر۔ مگر کوئی ان میں سے مقابلہ کے لئے نہ اٹھا۔

پس بے شک انسان اپنی مرضی اور اختیار سے شادی کر لیتا ہے۔ مگر اولاد کا ہونا اس کے اختیار میں نہیں۔ پھر نیک اور پاک اولاد کا ہونا پھر اس کا عمر والا ہونا۔ پھر اس کا ایسی عظیم الشان صفات سے متصف ہونا جن کا اوپر ذکر کیا جا چکا ہے۔ ہرگز کسی انسان کے تصرف میں نہیں۔ مگر دیکھو تو سہی۔ خدا کے جری حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کن شاندار اور پُر زور الفاظ میں آپ کے پیدا ہونے کی خبر دی ہے۔ پھر آپ کے اوصاف بتائے۔ کہ وُہ ساری دُنیا میں شہرت پائے گا۔ ظاہری و باطنی علوم سے پُر کیا جائے گا۔ پھر پیدا ہونے وقت اعلان کر دیا۔ کہ وُہ لڑکا پیدا ہو گیا ہے۔ پھر آپ کی چھوٹی عمر میں لوگوں کو وقتاً فوقتاً یاد دلاتے رہے۔ کہ یہی وُہ موعود لڑکا اور یہی وُہ مصلح ہے۔ جس کی میں نے خبر دی تھی۔ اور یہ یقیناً ان اوصاف کو اپنے اندر لئے ہُوئے ہے۔ جن کی میں اطلاع دے چکا ہُوں۔ پھر آپ دُنیا میں نمایاں طور پر ممتاز ہو جاتے ہیں۔ اور دُنیا کے کناروں تک آپ کے جان نثار ہزاروں بلکہ لاکھوں کی تعداد میں پیدا ہو جاتے ہیں۔ جو آپ کی محبت و الفت میں سرشار ہیں۔ اور جو آپ کی غلامی میں آنا اپنے لئے فخر سمجھتے ہیں۔ ظاہری و باطنی علوم سے خدا تعالےٰ آپ کو ایسا نوازتا ہے۔ کہ آپ باطنی علوم میں لوگوں کو چیلنج پر چیلنج دیتے ہیں۔ مگر کوئی مقابل پر نہیں آتا۔ اسی طرح آپ دُنیا کی صحیح سیاسی راہنمائی کرتے ہیں اور جب سے کہ آپ خلیفہ ہُوئے۔ اسوقت سے کئی سیاسی مشکلات میں آپ نے جماعت کی نہایت کامیاب راہنمائی فرمائی ہے:۔

پس آپ اللہ تعالےٰ کی آیات میں سے بہت بڑی آیت ہیں۔ اور وُہ شخص جو آپ کے روحانی کمالات کا انکار کرتا ہے روحانیت سے دور کا بھی واسطہ نہیں رکھتا:۔

خاکسار ظہور حسین معلّم نصرت گرلز سکول قادیان۔

احمدیہ مشن گولڈ کوسٹ افریقہ کی ماہوار رپورٹ

اللہ تعالےٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ سرزمین گولڈ کوسٹ کے ۱۰۲-گاؤں میں فریضۂ تبلیغ ادا کیا گیا۔ ۵۱-لیکچر دیئے گئے۔ ۱۴۸۳ سامعین ان تقاریر میں شامل ہُوئے۔ ۳۹-نومبائعین سلسلۂ عالیہ احمدیہ میں شامل ہوئے۔ خاکسار کو چار مرتبہ مختلف مقامات پر دَورہ کے لئے جانا پڑا۔ نیز متعدد کرسچن اصحاب اور مسلمانوں سے گفتگو کا موقعہ ملا۔ مدارس ہائے سالٹ پانڈ اکرافل۔ کوامناٹا کا معائنہ کیا۔ ہر روز باقاعدہ لوکل ڈاک کے جوابات دیئے جاتے رہے۔ جن میں سے بعض خطوط مذہبی سوالات پر مشتمل تھے۔ مرکزیں نوبت بنوبت قرآن مجید۔ حدیث شریف۔ تذکرہ اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بعد صلوٰۃ فجر درس دیا گیا۔ مبلغین کلاس کو بلاناغہ اسباق دیئے جاتے رہے۔ باوجود ملک کی اقتصادی حالت کے بدتر ہونے کے مخلصین چندہ خلافت جوبلی فنڈ اور چندہ تحریک جدید ادا کر رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کے اموال میں برکت ڈالے۔ اور ملک کی اقتصادی حالت کو درست فرمائے۔ خاکسار نذیر احمدؐ مبشر۔ مبلغ گولڈکوسٹ

ٹاٹانگر کے علاقہ میں تبلیغ

۱۸ ستمبر ہماری جماعت کے ۵۔ انصار اللہ سائیکلوں پر تبلیغ کے لئے روانہ ہُوئے۔ اول شہر جمشید پور کے مختلف محلہ جات میں لیکچر دیتے رہے۔ اور اشتہار بھی بانٹے۔ پھر ایک بجے موضع بلدی پوکھر میں گئے۔ ابھی گاؤں میں نہ پہونچے تھے۔ کہ بارش اور ہوا کے طوفان نے ایک ویرانہ میں روک لیا۔ اور کافی دیر بھیگتے رہے۔ بارش تھمنے کے بعد گاؤں کی مسجد میں داخل ہُوئے:۔

ایک ماسٹر سید حبیب صاحب اور مؤذن مسجد نے تواضع کی۔ بعد نماز عشاء ایک گھنٹہ تک قریشی محمد حنیف صاحب نے نمازیوں کو وعظ کیا۔ دوسرے دن صبح مسجد میں اور پھر بازار میں نظمیں سنا کر اور بنگلہ زبان میں مضمون پڑھ کر پیغام حق پہنچایا گیا۔ خاکسار سید معین اللہ۔

عیسائیت کی ناکامی کا اعتراف

مسٹر ایچ جی ویلز نے اگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سوانح طیبہ پر اعتراض کیا۔ تو اس کا جواب خود اس کی قوم کے ہی ایک غیر متعصب اور حق پسند فرد نے دے دیا۔ لیکن اس اعتراض کے اندر ایک حقیقت مخفی ہے۔ اور وہ یہ کہ مسٹر ایچ جی ویلز کو اسلام کے مقابلہ میں عیسائیت کی ناکامی و نامرادی نظر آ رہی ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ یورپ کے لوگ عیسائیت کو روحانیت کے لحاظ سے مردہ سمجھتے ہیں۔ اور ان میں سے روحانیت کا دلدادہ طبقہ اسلام کی طرف مائل ہو رہا ہے۔ ذیل میں ایک عیسائی انگریز کے ایک مضمون کا ترجمہ پیش کیا جاتا ہے۔ یہ مضمون اخبار رسول اینڈ ملٹری گزٹ ۱۳ ستمبر ۱۹۳۸ء میں شائع ہوا ہے لکھا ہے۔

چرچوں سے بے رغبتی

"حال ہی میں اعلان کیا گیا ہے کہ انگلستان۔ سکاٹ لینڈ اور ویلز کے بڑے بڑے چرچوں (سوائے رومن کیتھولک) کی ہر مرکزی اسمبلی میں ایک تجویز پیش کی جائے گی۔ اس تجویز کے ماتحت دس ہزار پونڈ سالانہ ایک ایسی کمیٹی پر خرچ کیا جائے گا۔ جس میں چند آدمی بطور کارکن کے ہونگے اور ان کی مدد اور راہ نمائی کے لئے ایک مجلس ہوگی۔ اس کمیٹی کا مقصد یہ ہوگا۔ کہ وہ اس بات کی تحقیقات کرے۔ کہ چرچ میں جانے کے متعلق بے رغبتی کیوں بڑھ رہی ہے۔ ایک مشہور اخبار لکھتا ہے۔

"یہ بات ظاہر ہے کہ آجکل انگلستان اور انگریزی بولنے والی دنیا کے بیشتر حصہ میں اس بے توجہگی کا نتیجہ مذہبی کمزوری ہے۔ اگر مجلس اور اس کے ارکان چرچ جانے بلکہ اس سے بڑھ کر مذہبی بے توجہگی کے دور کرنے کے ذرائع معلوم کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔ تو یقیناً وہ مبارک باد کے مستحق ہوں گے۔"

اگر ہم فلسفہ کی رو سے دیکھیں تو چرچ میں جانے کے متعلق بے توجہگی حقیقت میں مذہب سے بے توجہگی یا اگر زیادہ صحیح الفاظ میں کہا جائے تو مذہب سے بے تعلقی اور روحانی معاملات میں انگریز مردوں اور عورتوں کی اکثریت کا متفق اور متحد نہ ہونے کا نتیجہ ہے۔ اس کا الزام کس کے سر پر دیا جائے۔ پادریوں پر یا عوام پر۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اول الذکر بعض اوقات ہماری توقع کے مطابق مذہبی تعلیمات دینے میں کوتاہی کرتے ہیں۔ لیکن موخر الذکر دلچسپی یا حوصلہ افزائی یا زندگی میں روحانیت کی ضرورت کے متعلق تبادلہ خیالات سے ان کی مدد نہیں کرتے۔ اور عموماً مذہب کے متعلق سنجیدگی اور رغبت سے بحث کرنے کو اچھا طریقہ نہیں سمجھا جاتا۔

گرجوں سے کچھ حاصل نہیں

عام آدمی سوال کرتا ہے۔ کہ "میں گرجے میں کیوں جاؤں۔ جبکہ میں وہاں جا کر کچھ حاصل نہیں کرتا۔" وہ کسی روحانی طاقت یا تسکین قلب کا خواہشمند معلوم ہوتا ہے۔ شائد ان باتوں میں سے وہ کسی چیز کو بھی حاصل نہیں کر سکتا۔ اور اس کا سبب ظاہر ہے کہ جب اس نے کچھ توجہ ہی نہیں دی۔ تو وہ حاصل کیا کرے گا۔

اکثر لوگ اس بات کا یقین رکھتے ہیں۔ کہ عیسائیت ناکام ہو گئی ہے۔ لیکن یہ صداقت کے زیادہ قریب ہوگا۔ اگر ہم کہیں کہ ہم نے عیسائیت کو ناکام کر دیا ہے۔ جیسا کہ رسالہ John O' London نے اپنی تازہ اشاعت میں لکھا ہے۔

"یہ ایک عام حقیقت ہے۔ کہ گزشتہ دو یا تین انسانی نسلوں نے زندگی کے نصف حصہ کو بہت ہی زیادہ اہمیت دی۔ اور دوسرے نصف حصہ (یعنے مذہب) کو غیر ضروری خیال کیا۔ انہوں نے ایجادوں پر بہت زور دیا۔ اور حقیقت کو بالکل بھلا دیا۔ . . . . .

عملی اور روحانی زندگیاں حقیقت میں زندگی کے حصے ہیں۔ ان دونوں زندگیوں کو انسان کی ویسی ہی مدد کرنی چاہیئے جیسی کہ دو اسرائیلیوں نے (حضرت) موسٰے (علیہ السلام) کے بازوؤں کو بلند کئے رکھا۔"

روحانی زندگی جو انسان کو روشنی بخشتی ہے۔ ہم میں سے ہر ایک میں ہے۔ خواہ وہ کتنی ہی پوشیدہ کیوں کیوں نہ ہو۔ ہم میں یہ طاقت ہے کہ ہم اس پوشیدہ نور کو اپنی زندگی کا زندہ اور اہم جزو بنالیں۔ پھر ہماری زندگی ایک حقیقی زندگی ہوگی جو روحانیت اور جسمانیت کے اتحاد سے بنی ہوگی۔ یہ ہمارے لئے مناسب نہیں۔ کہ ہم اپنی فطرت کے کسی جزو کو استعمال نہ کر کے ضائع کر دیں۔ ہم نے مادی اور جسمانی زندگی کی طرف اتنی توجہ دی ہے کہ ہماری روحانی صحت برباد ہو گئی ہے۔ اب ہمارا یہ اصل نہیں رہا۔ کہ "ایک صحت مند جسم میں صحیح خیال"۔ اس اتحاد کے نہ ہونے کا پتہ دنیا کے معاملات میں ظالمانہ اور غیر منصفانہ طریق عمل سے بھی چلتا ہے۔ ہمارا چونکہ صرف ایک حصہ ترقی یافتہ ہے۔ اس لئے ہم صحیح خیال نہیں رہے۔

انسانی زندگی بے مقصد نہیں

بہت سے لوگ اس بات کا اعلان کرتے ہیں۔ کہ یہ زندگی بے معنی اور بے مطلب ہے۔ لیکن کیا وہ نہیں دیکھتے۔ کہ ہر انسانی ہاتھوں سے تیار شدہ مشین (جیسا کہ ڈاکٹر سٹر ہمیں بتلاتے ہیں) تین خصوصیات رکھتی ہے۔ اول یہ کہ عقلمندی سے بنائی جاتی ہے۔ دوم عقلمندی سے استعمال کی جاتی ہے۔ اور سوم کسی خاص مطلب کے واسطے بنائی اور استعمال کی جاتی ہے۔ اگر ہم خیال کریں۔ کہ انسانی زندگی بے معنی اور بے مطلب ہے۔ تو ہم انسان کی بنائی ہوئی چیزوں کو انسان کی ذات پر فوقیت دے رہے ہوں گے۔ مذاہب قوموں کی مانند افراد کے مجموعہ سے بنے ہوئے ہیں۔ ہر شخص کی فطرت میں روحانی ترقی کا مادہ ودیعت کیا جاتا ہے۔ اور اس انسان کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ اس فطرتی عطیہ کو سمجھے۔ اور اس کا صحیح استعمال کرے۔ جیسا کہ گلیلیو نے کہا ہے۔ "تم کسی انسان کو کچھ نہیں سکھا سکتے ہاں تم اس کی فطرتی طاقت کو معلوم کرنے میں اس کی مدد کر سکتے ہو۔"

مذہب سے متعلق روحانی بیداری ہماری زندگی کے لئے اتنی ہی ضروری ہے۔ جتنی کہ جسمانی زندگی کے لئے ہوا جس میں ہم سانس لیتے ہیں۔ اور یہی وہ مذہب ہے جس کی ہمیں ضرورت ہے۔ اس وقت مذہب مادی کھنڈرات کے نیچے دبا ہوا ہے۔ اگرچہ اسے وہاں دفن کر دیا گیا ہے۔ لیکن ابھی تک اس کی روح پرواز نہیں کر گئی۔ ہمارا فرض ہے کہ ان کھنڈرات کو کھودیں۔ تاکہ انسانی روح کی حقیقی عظمت اس مدفون خزانہ کے نکلنے پر اپنی خصوصیات حاصل کر سکے۔ یعنے حقیقی جرأت صحیح عقائد۔ اور وہ اعمال جن میں رعب کی وجہ سے خوف ہو۔ اور معجزہ کی سی طاقت ہو۔ اور محبت کی وجہ سے عزت ہو۔ ایک مصنف نے سچ کہا ہے کہ لاعلم خدا کو مان کر انسانی زندگی بدمزہ ہو جاتی ہے ایک اور مصنف کہتا ہے اور سچ کہتا ہے کہ "جس ویولنتھ (Wave Length) پر تم اپنے دماغ کو لگاؤ گے تم جواب میں ویسے ہی خیالات پاؤ گے"

کیا کرنا چاہیئے

اس زندگی میں ایک قیمتی چیز کی مانند ہماری روحانی تربیت کے لئے کوشش کی ضرورت ہے۔ یہاں کہ وہ ہماری زندگی کو خالص کر دے۔ اور ہمیں روحانی اتحاد حاصل ہو جائے۔ ہمیں سوچنا چاہیئے۔ اور پھر سوچنا چاہیئے

ہمیں ان مصنفین کی کتابوں کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ جنہوں نے روحانیت کو حاصل کیا یا جنہوں نے حاصل کرنے کی جدوجہد کی۔ کیونکہ یہ خیال کہ دوسرے لوگ روحانیت حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اکثر اوقات ہماری کوشش میں ممد ہوتا ہے۔ جب ہم تنقید کی نگاہوں سے سوچتے ہیں۔ تو ان خیالات کو قبول کرنے یا انکار کرنے سے ہمارے خیالات کی صفائی ہوتی ہے۔ اور ہمیں وسعت نظر حاصل ہوتی ہے۔

اپنی نظروں کو مادی چیزوں پر لگائے رکھنا روح کی عظمت کو خاک میں ملانے کے مترادف ہے۔ ہم نے اپنی زندگی کو ناقابل اور بے دقوفی کے اعتقادات سے پاک کرنے کے لئے اتنا زیادہ قدم اٹھایا ہے کہ ہماری "مثال غسل کے پانی کے ساتھ بچہ کو بھی پھینک دینا" کی ہوگئی ہے۔ اور اس طرح ہم نے اس زندگی کی سب سے بڑی غرض اور غائت کے علاوہ اسکی عظمت کو بھی بھلا دیا ہے۔

ہمارا فرض

عیسائیت کے متعلق اس کے پیرووں کے اس قسم کے خیالات سے آگاہ ہوکر اسلام کی قدر وقیمت کا اندازہ لگانے کا خوب موقع ملتا ہے۔ لیکن اسلام کی بھی یہی حالت ہوتی اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف نہ لاتے اور خالص اسلام دنیا میں پیش نہ کرتے یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لانے کا ہی نتیجہ ہے۔ کہ ہم زندہ اور پُرثمر اسلام کے پیرو ہیں۔ لیکن جہاں ہمیں یہ نصیحت حاصل ہے وہاں ہم پر ایک ذمہ داری بھی عائد ہوتی ہے اور وہ یہ کہ دنیا کے مذاہب خدا تعالےٰ کی توحید اور اس کی عظمت کو قائم کرنے میں سخت ناکام ہوچکے۔ اور ان کے پیرو اندھیرے میں ہاتھ پاؤں مار رہے ہیں ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنی ذمہ داریوں کو محسوس کرتے ہوئے ان کو اندھیرے سے نکال کر نور کی طرف لائیں۔ اور ان کی روحانی پیاس بجھانے کا بھی انتظام کریں۔ خاکسار صلاح الدین رشید

نظارتوں کے اعلانات

خلافت جوبلی فنڈ کی رسید بکیں اور اسکا چندہ

خلافت جوبلی فنڈ کے چندہ کی فراہمی کیلئے جو خاص طور طور پر علیحدہ رسید بکیں طبع کرائی گئی ہیں۔ وہ جماعتوں میں بھیجی جا رہی ہیں۔ مقامی جماعتوں کو چاہیئے۔ کہ ان رسید بکوں پر خلافت جوبلی کا چندہ وصول کرنا شروع کر دیا اور فراہم شدہ روپیہ ساتھ کے ساتھ مرکز میں بھجواتے رہیں۔ وقت بہت تھوڑا رہ گیا ہے۔ اس چندہ کی فراہمی کی طرف خاص توجہ کی ضرورت ہے

ہر ایک جماعت کو جوبلی فنڈ میں جو رقم ادا کرنی ہے۔ اس سے اخبار الفضل کے ذریعہ اطلاع دی جا چکی ہے۔ مقررہ رقم کے مطابق ہر ایک جماعت کو یہ چندہ فراہم کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ اس سے کم میں اتنی رقم کا فراہم ہونا مشکل ہے۔ اس لئے مقامی جماعتوں کی اس بارے میں غیر معمولی کوشش اور جدوجہد مطلوب ہے

ناظر بیت المال

فیصلہ جات مجلس مشاورت ۱۹۳۷ء اور احباب کی ذمہ واری

مجلس مشاورت ۱۹۳۷ء میں منجملہ اور امور کے جن سے صدر انجمن احمدیہ کی آمدنی کو بڑھانا مقصود تھا مندرجہ ذیل تجاویز منظور کی گئی تھیں۔

۱۔ احباب اپنا فالتو روپیہ جو انہوں نے خاص اغراض مثلاً تعمیر مکان۔ بیاہ شادی یا تعلیم بچگان کے لئے جمع کیا ہو۔ بطور امانت ذاتی صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں داخل فرمادیں۔

۲۔ تین سال کے لئے دوست اپنے چندہ عام یا حصہ آمد کی شرح میں اضافہ فرمائیں۔ یعنی چندہ عام بجائے ار فی روپیہ کے [illegible] فی روپیہ اور حصہ آمد بجائے [illegible] کے [illegible] وعلیٰ ہٰذا القیاس

۳۔ موصی اپنا حصہ جائیداد اپنی زندگی میں ادا فرمانے کی سعی کریں۔

۴۔ مقامی جماعتیں ریزرو فنڈ کے لئے رقوم اپنے پر فرض کرلیں۔ کہ ضرور فراہم کی جاویگی۔

بذریعہ اعلان ہٰذا احباب جماعت کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ کیا انہوں نے اپنی ذمہ داری محسوس فرمائی ہے؟ اگر نہیں۔ تو اب اس بارہ میں سعی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ ناظر بیت المال

چندہ کے بقایاجات سابقہ

بجٹ میں پیشکردہ شمار و اعداد کے معائنہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ بہت سی جماعتیں ایسی ہیں۔ جن کے ذمہ سالانہ بجٹ کے مقابلہ میں سابقہ بقایاجات مرکزی ریکارڈ کی رو سے بہت زیادہ ہیں۔ جماعتوں کے عہدیداران کو چاہیئے کہ ان بقایوں کے جلد سے جلد وصول کرنے کی کوشش کریں ہاں اگر کوئی رقوم ایسے احباب کے ذمہ ہوں جو کسی دوسری جگہ چلے گئے ہوں۔ تو عہدہ داران مقامی کو چاہیئے۔ کہ صحیح وجوہات کو معہ ثبوت یا دلائل پیش کریں۔ ایسی (ناقابل وصول) رقموں کو اپنے بجٹوں سے خارج کردائیں۔ اس قسم کی درخواستوں کا انتظار ۳۱ راکتوبر ۱۹۳۸ء تک کیا جائیگا۔ اس کے بعد جو بقایاجات رہ جائینگے ان کے ادا کرنے کی ذمہ واری آئندہ ان جماعتوں پر قائم ہوجائیگی۔ اور پھر کوئی عذر قابل پذیرائی نہ ہوگا۔

ناظر بیت المال

مرکزی چندوں کی رقم کو بلا منظوری خرچ کرنیکے متعلق

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ارشاد

فرمایا:۔ "کسی جماعت کو مرکزی چندہ خرچ کرنا بلا منظوری کسی صورت میں بھی جائز نہیں۔ کام کر کے بعد میں منظوری لینا نہ صرف خلاف قانون ہے۔ بلکہ خلاف عقل بھی ہے۔ کیونکہ اس طرح نظام بالکل درہم برہم ہو جاتا ہے۔ اگر اس قسم کی اجازت کسی جماعت کو دی جائے۔ تو یقیناً یہ مرض دوسری جماعتوں میں پھیل جائے گا۔ اور مرکزی کاموں کو سخت حرج پہنچیگا۔

پس اخبارات کے ذریعہ اعلان کر دیا جائے۔ کہ کسی جماعت کو مرکزی فنڈ خرچ کرنے کی خواہ امید منظوری کیوں نہ ہو۔ اجازت نہیں ہے۔ اگر کوئی انجمن ایسا کرے گی تو اس کے عہدہ داروں کو الگ کیا جائے گا اور اس انجمن کو جب تک وہ اپنی غلطی کی اصلاح نہ کرے تسلیم نہ کیا جائے گا۔"

ارشاد بالا کے مطابق مقامی عہدہ داران کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ مرکزی چندوں کا روپیہ بلا منظوری نظارت ہٰذا نہ مقامی طور پر خرچ کیا جایا کرے۔ اور نہ ہی بلا وجہ روکا جایا کرے۔ امید ہے عہدہ داران محتاط رہیں گے۔

ناظر بیت المال

بک ڈپو کے متعلق اعلان

احباب کی اطلاع کیلئے لکھا جاتا ہے کہ ملک فضل حسین صاحب سابق ٹھیکیدار بک ڈپو کا ٹھیکہ منسوخ ہوچکا ہے۔ اس لئے ملک فضل حسین صاحب کے زمانہ میں جو لین دین بکڈپو کا ہوا ہے یا جو رقوم انہوں نے گاہکوں سے بطور پیشگی وصول کی ہیں ان کی ذمہ داری انہی پر ہے اور نظارت تالیف واشاعت اور صدر انجمن احمدیہ کو اس سے

فضائے یورپ پر جنگ کے سیاہ بادل

یورپ پر اگرچہ کچھ عرصہ سے جنگ وجدال کی گھٹائیں منڈلا رہی ہیں۔ لیکن ان دنوں تو حالات بہت ہی نازک ہو چکے ہیں۔ اس نزاکت کا اندازہ لگانے کے لئے ذیل میں ضروری کوائف درج کئے جاتے ہیں۔

یورپ کی چار بڑی طاقتوں کی کانفرنس

لنڈن ۲۸ ستمبر۔ چیکوسلواکیہ کے مسئلہ کے سلسلہ میں تازہ ترین اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ جرمنی نے اپنی فوجیں جمع کرنے کا ارادہ ۲۴ گھنٹوں کے لئے ملتوی کر دیا ہے ہر ہٹلر نے مسولینی کو دعوت دی ہے۔ کہ مجھ سے ملاقات کریں۔ اسی طرح فرانس کے وزیر اعظم موسیو دلادیہ برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر چیمبرلین کو بھی مدعو کیا گیا ہے۔ ان چاروں کے درمیان کل ۳ بجے بعد دوپہر میونخ میں ملاقات ہوگی۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ہر ہٹلر کے اس فیصلہ کی وجہ مسٹر چیمبرلین کا وہ خاص پیغام ہے۔ جو انہوں نے اپنے خاص سفیر کے ذریعہ بھیجا تھا۔ اس پیغام کے ذریعہ درخواست کی گئی تھی۔ کہ جرمنی ابھی طاقت کا مظاہرہ کرنے کا ارادہ ترک کر دے۔ اور فرانس اور برطانیہ کو مزید موقع دیا جائے۔ کہ صورت حالات کا کوئی پُر امن حل تلاش کر سکیں۔

صدر امریکہ کی دوسری اپیل

صدر امریکہ مسٹر روز ولٹ نے آج ہر ہٹلر کے نام ایک برقیہ ارسال کیا ہے۔ اس میں اپیل کی ہے۔ کہ طاقت آزمائی کا خیال چھوڑ کر مصالحانہ گفت وشنید کے ذریعہ جھگڑا چکانے کی سعی کی جائے۔ مسٹر روز ولٹ نے لکھا ہے۔ ان تمام ممالک کی ایک نمائندہ کانفرنس منعقد کی جا سکتی ہے۔ جنہیں موجودہ صورت حالات سے دلچسپی ہے میرے خیال میں ایسی کانفرنس بہت جلد کسی غیر جانبدار علاقہ میں منعقد کی جانی چاہیئے۔ اگر آپ آج اس چیز کے لئے تیار ہو جائیں تو دنیا کے کروڑوں انسان آپ کے اس اقدام پر آپ کے شکرگذار ہونگے۔ اور آپ کا یہ کارنامہ تاریخ میں ہمیشہ سنہری لفظوں سے لکھا جائے گا۔

برطانوی پارلیمنٹ کا اجلاس

آج دوپہر کے وقت لنڈن میں برطانوی پارلیمنٹ کا اجلاس شروع ہوا جس میں وزیر اعظم برطانیہ نے صورت حالات کی وضاحت میں ایک طویل تقریر کی۔ آپ نے ہر ہٹلر سے اپنی دونوں ملاقاتوں کا مفصل حال بیان کیا۔ آخر میں آپ نے کہا۔ اس سے زیادہ میں اور کچھ نہیں کہنا چاہتا۔ کہ صلح کی ایک آخری کوشش کرنے چلا ہوں۔ ہاؤس نے بالاتفاق وزیر اعظم کی تقریر سے اتفاق کیا

دول یورپ کی احتیاطی تدابیر

جرمنی کی جہاز ران کمپنیوں نے اپنے جہازوں کو حکم دیا ہے۔ کہ فوراً جرمنی واپس آجائیں۔ اب کوئی جہاز جرمن بندرگاہوں سے باہر نہیں جا سکتا جنوبی بلغاریہ میں جنگی مشق شروع ہو گئی ہے۔ روما کی اطلاع مظہر ہے کہ جب تک فرانس اپنی فوجوں کو تیار ہونے کا حکم نہیں دے گا۔ اطالیہ بھی اپنی فوجوں کو ایسا حکم نہیں دے گا۔ لنڈن میں عوام کو فضائی حملوں سے بچانے کے لئے زبردست احتیاطی تدابیر عمل میں لائی جا رہی ہیں۔ فوج اور پولیس کی تمام چھٹیاں منسوخ کر دی گئی ہیں۔ لنڈن میں مقیم جرمن باشندے جرمنی جانے کے لئے دھڑا دھڑ ویزے حاصل کر رہے ہیں ادہر اطالیہ اور ہنگری میں مقیم برطانوی باشندوں کو فوراً انگلستان چلے جانے کا حکم دیا گیا ہے۔ امریکن باشندے بھی یورپ کو چھوڑ رہے ہیں۔ امریکہ سے دو خاص جہاز اس غرض کے لئے روانہ ہو چکے ہیں۔ کہ امریکن باشندوں کو یورپ سے واپس لائیں۔

عورتیں بھرتی کرنے کے لئے برطانیہ کا فیصلہ

لنڈن ۲۸ ستمبر۔ برطانیہ کے دفتر جنگ کے ایک اعلان سے معلوم ہوتا ہے حکومت نے فوج کی ان غیر مصافی ملازمتوں کے لئے (جن کا جنگ سے براہ راست کوئی تعلق نہیں ہوتا۔) عورتیں بھرتی کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ تاکہ مردوں کو ان ملازمتوں سے ہٹا کر بوقت ضرورت جنگی خدمات کے لئے وقف کیا جا سکے۔ فی الحال ایسی تین قسم کی ملازمتوں کے لئے عورتیں بھرتی کی جائیں گی۔ (۱) موٹر ڈرائیوری (۲) کلرکی (۳) اور دیگر عام فرائض کی ادائیگی۔ فی الحال ۲ ہزار افسر اور ۲۰ ہزار معمولی ملازم بھرتی کئے جائینگے

جنگ سے برطانیہ کا گریز

لنڈن ۲۸ ستمبر۔ مسٹر چیمبرلین وزیر اعظم برطانیہ نے کل رات ایک تقریر براڈکاسٹ کرائی۔ جس میں اس امر کا اظہار کیا۔ کہ اس وقت میرے لئے اس کے سوا اور کوئی چیز مصلحت آمیز نہیں۔ کہ میں مصالحت کے لئے کوشش کرتا چلا جاؤں۔ اگرچہ ہمیں ایک چھوٹی ملت سے بڑی ہمدردی ہے جس کا مقابلہ ایک طاقت ور ہمسایہ سے ہے۔ مگر ہم کسی صورت میں یہ نہیں کر سکتے۔ کہ محض اس کے لئے سلطنت برطانیہ کے تمام اجزا کو جنگ کے تنور میں پھینک دیں۔ اگر ہمیں جنگ کرنی پڑی۔ تو اس کے لئے اس سے بڑی وجوہ کی ضرورت ہوگی۔

امن خطرہ میں

برلن ۲۸ ستمبر۔ آج رات باخبر حلقے صورت حالات کا نہایت خطرناک پہلو پیش کر رہے تھے۔ ریت کی بوریاں ادہر اُدہر جاتی نظر آتی رہیں۔ وزارت خارجہ کے ایک اعلےٰ افسر نے بیان کیا کہ امن خطرناک مرحلہ میں ہے۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ اگر حکومت چیکوسلواکیہ کی طرف سے آج دو بجے تک کوئی موافق جواب نہ ملا تو عام فوجوں کی ترسیل شروع ہو جائیگی

جرمن جرائد کے بیان

برلن ۲۷ ستمبر "بورسن زیٹین" اپنی تازہ اشاعت میں رقمطراز ہے۔ یہ افواہ کہ چیکوسلواکیہ کو جرمن مطالبات کی منظوری کے لئے یکم اکتوبر کے بعد مزید مہلت دی جائے گی بے بنیاد ہے۔ ہم یہ گوارا نہیں کر سکتے۔ کہ ڈاکٹر بینیس اس اثناء میں ہزاروں جرمنوں کو بے خانماں کر دے۔ اور سینکڑوں جرمن شہروں پر قبضہ ہو جائیں۔ اور ان کے مکانات جلا کر خاکستر کر دیئے جائیں۔ ڈاکٹر بینیس تو اس بات کو پسند کرے گا کہ چیک فوج کو ہٹانے کے لئے اسے کئی مہینے کی مہلت دیدی جائے۔ لیکن ہمیں اس کے وعدوں کے متعلق جو تجربہ ہے وہ اس امر کا متقاضی ہے کہ اسے یکم اکتوبر کے بعد بارہ گھنٹے کی مہلت بھی نہ دی جائے۔

جریدہ ڈپلومیٹک کارسپانڈنس رقمطراز ہے۔ جرمن پارلیمنٹ قلیل ترین تاخیر کو بھی برداشت نہیں کر سکتی اس طرح پراگ کو ایک عذر لنگ ہاتھ آجائے گا۔ اور ہم دیکھ چکے ہیں۔ کہ وہ سوڈٹین علاقہ کو پاک صاف کر دینا چاہتا ہے۔

جریدہ فرانیک فرٹر زیٹین رقمطراز ہے کیا فوجی تسلط کا موجودہ زمانہ غیر ضروری طور سے طویل ہو جائیگا؟ نہیں؟ صرف قلیل ترین مدت اور زود ترین فیصلہ ہمیں مقصود تک پہنچا سکتا ہے۔ مسٹر چیمبرلین سوموار کو طیارے کے ذریعہ سے برلن کو خبر نہ بھیجتے اگر یہ مسئلہ ان کی سمجھ میں نہ آگیا ہوتا جریدہ مذکور رقمطراز ہے۔ کہ اگر برطانیہ اور فرانس یورپ میں جنگ شروع کرتے ہیں اور معمولی اختلاف رائے کی بناء پر شروع کرتے ہیں۔ تو ایسی جنگ دوسروں کے نزدیک بغیر کسی مقصد اور وجہ کے نہیں ہو سکتی۔ اور وہ ظاہر ہے۔ یہ کہ جرمنی پھر دنیا میں موجود ہے۔ زیادہ طاقتور اور زیادہ متحد جو کسی کی کارفرمائی کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اور جس کے دل میں نیشنل سوشلزم کی روح سلام کر رہی ہے۔ ایسی صورت میں جرمن کو اپنا وجود باقی رکھنے کے لئے لڑنا پڑے گا۔ اور نہایت صبر وسکون سے لڑنا پڑے گا۔

تحریک جدید سال چہارم کے وعدے پورے کرنیوالے مخلصین

تحریک جدید سال چہارم کا چندہ جن احباب کرام نے سو فیصدی پورا کر دیا ہے۔ ان کی فہرست بحضور سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز دعا کے لئے پیش کرنے کے بعد ذیل میں شائع کی جا رہی ہے۔ جن کے وعدے سو فی صدی پورے نہیں ہوئے وہ نوٹ کر لیں۔ کہ سال چہارم کے ختم ہونے میں بہت قلیل عرصہ رہ گیا ہے۔ سکرٹریان تحریک جدید بیداری اور ہوشیاری سے کام کریں۔ تا وقت کے اندر جماعت کا وعدہ سو فی صدی پورا ہو جائے۔ فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

چوہدری غلام محمد صاحب قادیان ۲۵/ معہ اہلیہ ۵/ — ۳۰/
منشی امام الدین صاحب محلہ دارالرحمت قادیان — ۲۰/
حکیم رحمت اللہ صاحب ؍؍ — ۵/
شیخ عبدالغفور صاحب کھتہ — ۵/
ملک گل محمد صاحب محمد آباد — ۴۰/
چوہدری فضل احمد صاحب ہیڈ رسول — ۵/
منشی سید صمصام الدین صاحب سونگھڑہ — ۵/
میاں افتخار احمد صاحب اشرف معہ والدہ صاحبہ۔ قادیان — ۱۲/
منشی عبدالقادر صاحب شجاع آباد — ۵/
؍؍ فوج الدین صاحب ؍؍ — ۵/
محمد خانصاحب گرداور نونہ مٹی — ۳۶/
چوہدری سلطان علی صاحب چک نمبر ۱۲۷ بہلولپور — ۱۳/
چوہدری اعظم علی صاحب چک نمبر ۱۲۷ بہلولپور — ۱۳/
ملک نصر اللہ خان صاحب سیالکوٹ چھاؤنی — ۳۰/
چوہدری جلال احمد خانصاحب محمد آباد — ۲۵/
ماسٹر کریم بخش صاحب چک نمبر ۱۷۸ — ۳۰/
چوہدری جان محمد صاحب چک نمبر ۳۱۲ کتھووالی — ۵/
چوہدری محمد حسین صاحب چک نمبر ۳۱۲ کتھووالی — ۵/
اہلیہ صاحبہ ملک خدا بخش صاحب لاہور — ۱۰/
والدہ صاحبہ ڈاکٹر شاہنواز خانصاحب قادیان — ۹/
چوہدری محمد حیات صاحب پٹی — ۳۵/
اہلیہ صاحبہ نور احمد صادق صاحب لاہور — ۱۰/
صوبان اہلیہ میاں فضل محمد صاحب قادیان — ۵/
خانصاحب سید ضیاء الحق صاحب سونگھڑہ — ۱۰۰/

مولوی سید فیاض الدین صاحب سونگھڑہ — ۶۰/
میر کلیم اللہ صاحب شموگہ — ۱۲۶/
سید مدار صاحب ؍؍ — ۷۵/
سید عبدالجلیل صاحب ؍؍ — ۷۵/
میر محمود صاحب ؍؍ — ۵/۸
ایم کریم خان صاحب ؍؍ — ۳۲/۸
سید محمد اسمٰعیل صاحب ؍؍ — ۵/۸
سید احمد صاحب ؍؍ — ۵/۸
اہلیہ صاحبہ میاں نذیر احمد صاحب انبالہ — ۵/
مرزا غلام حیدر صاحب نوشہرہ چھاؤنی — ۱۲۶/
فضل الرحمٰن صاحب راچور — ۵/
مولوی محمد یعقوب صاحب ؍؍ — ۶/
ملک ہدایت اللہ صاحب خوشاب — ۵/
شیخ فتح محمد صاحب پٹی — ۵/
مولوی نعمت اللہ صاحب مبلغ قادیان — ۳۵/
خانصاحب ذوالفقار علی خانصاحب معہ اہلیہ صاحبہ قادیان — ۹۶/
منشی مدار بخش صاحب گجرات — ۵/
میر محمد بخش صاحب پلیڈر گوجرانوالہ — ۴۵/
بابو عبدالرحیم صاحب ؍؍ — ۲۰/
میاں محمد شفیع صاحب درزی ؍؍ — ۵/
اہلیہ صاحبہ غلام نبی صاحب ؍؍ — ۵/
؍؍ شیخ غلام قادر صاحب ؍؍ — ۵/
؍؍ شیخ غلام قادر صاحب ؍؍ — ۵/
مرزا حاکم بیگ صاحب گجرات — ۱۰/
چوہدری محمد حسین صاحب — ۵/
ماسٹر گل محمد خانصاحب ہیرو غربی ڈیرہ غازیخاں — ۵/
حکیم خلیل احمد صاحب مونگھیر — ۲۰/
مرزا عبدالغنی صاحب قادیان — ۲۵/

شیخ عباس احمد صاحب فاروقی بہادل نگر معہ والدہ مرحومہ — ۶/
رحمت بی بی صاحبہ آنبہ — ۶/
منشی محمد الدین صاحب معہ حسین بی بی صاحبہ آنبہ — ۲۱/
بابو محمد الدین صاحب لاہور — ۱۳۰/
چوہدری مولاداد صاحب نجواں — ۴۰/
ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب اتالیق قادیان — ۱۵/
میاں محمد صدیق صاحب کلکتہ — ۵۰/
پیر امام بخش صاحب — ۵/
چوہدری عبدالحکیم خانصاحب پنشنر سٹرہ — ۵/
عمر الدین صاحب سیگل مکینٹو — ۶۵/
مرزا برکت علی صاحب دعوۃ و تبلیغ قادیان — ۲۰/
بابو محمد اسحٰق صاحب پشاور — ۵/
میاں نور محمد صاحب گنج لاہور — ۵/
مولوی عبدالواحد صاحب ٹیوٹر معہ اہلیہ قادیان — ۱۰/
میاں ارشاد علی صاحب قادیان — ۱۵/
بابو نذیر احمد صاحب اوکاڑہ — ۵/
محمد یوسف صاحب سکھر سندھ — ۱۰/
ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب قریشی سندھ — ۶/
سید بدر الدین صاحب کلکتہ — ۵/
منشی فتح الدین صاحب چک نمبر ۴۲ — ۵/
مستری محمد الدین صاحب اکھنور — ۱۰/
سید عبدالشکور صاحب ؍؍ — ۱۳/
حکیم عبدالعزیز صاحب نکودر — ۱۲/
ماسٹر محمد حسین صاحب معہ عم سالہ — ۲۰/
چوہدری خورشید احمد صاحب چک نمبر ۱۱۲ مراد — ۲۰/
ماسٹر فقیر احمد صاحب جاندپور ضلع شیخوپورہ — ۶/

سید موسیٰ رضا صاحب کھگول پٹنہ — ۳۵/
راجہ محمد اسلم صاحب بی۔ اے۔ قادیان — ۲۵/
میاں کریم بخش صاحب درزی گوجرانوالہ — ۳۰/
بابو محمد لطیف صاحب کلرک نہر لائلپور — ۲۰/
مولوی محمد صالح صاحب امراؤتی — ۱۵/
خواجہ عبدالرحمٰن صاحب محرر الفضل قادیان — ۳۰/ اضافہ
ایم۔ ایم سالم اکبر صاحب اچھاپور بنگال — ۱۰۰/
سید انعام رسول صاحب کنکی کلکتہ (بنگال) — ۳۰/
عباد الرحمٰن صاحب کلکتہ — ۱۲/
خاتم النساء صاحبہ ؍؍ — ۱۵/
مولوی قمر الدین صاحب فاضل قادیان — ۲۵/
بابو فضل الرحمٰن صاحب — ۱۰/
چوہدری محمد شریف خانصاحب چک نمبر ۹۸ شمالی — ۵/
؍؍ بشیر احمد صاحب ؍؍ — ۵/
نتھو خان صاحب شاہجہانپور — ۵/
میاں عنایت اللہ صاحب پوری والہ — ۵/
چوہدری اللہ داد صاحب پنشنر پوری والہ — ۵/
بشیر احمد صاحب ؍؍ — ۵/
چوہدری عطا محمد صاحب رکھ جنڈانوالہ نمبر ۱۸۵ — ۵/
ٹھیکیدار عبدالحق صاحب کلاس والہ — ۵/ 5
آفتاب الدین صاحب کیرنگ — ۵/
اہلیہ صاحبہ منشی رحمت خان صاحب فیروزپور چھاؤنی — ۵/
ہارون الرشید صاحب بھدرک — ۴۰/
ملک محمد جمشید خانصاحب پشاور — ۵۰/
مولوی محمد ابراہیم صاحب قادیانی مدرس — ۱۵/
مرزا سلام اللہ صاحب پٹواری — ۲۳/
میاں محمد ابراہیم صاحب ننگل باغبانان — ۵/
چوہدری سلطان احمد صاحب سمائیلہ — ۵/
چوہدری محمد الدین صاحب ؍؍ — ۵/
رحمت بی بی صاحبہ ؍؍ — ۵/
غلام فاطمہ صاحبہ ؍؍ — ۵/

وصیتیں

نمبر ۵۲۲۲:۔ منکہ نواب بیگم زوجہ ڈاکٹر عبد اللہ صاحب احمدی قوم شیخ قانونگو عمر تقریباً چالیس سال تاریخ بیعت اندازاً ۱۹۳۶ء ساکن نیروبی مشرقی افریقہ میری کوئی آمد نہیں۔ ہاں میرے پاس زیورات طلائی چوڑیوں انگوٹھیوں اور تیلی وغیرہ کی صورت میں ہیں۔ اور اس تمام زیورات طلائی کی مالیت اس وقت اندازاً ایک ہزار شلنگ ہے۔ اس کے علاوہ نقد میرے پاس ایک ہزار شلنگ تھا جو میرے خاوند نے مجھ سے بطور قرض لیا ہوا ہے۔ اور ابھی تک ان کی طرف سے ادا نہیں ہوا۔ اور مہر پراسنے زمانے کے مطابق -/۳۲/۸ روپیہ تھا جو میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے اس کے علاوہ اور میری کوئی جائداد نہیں ہیں اپنی اس تمام جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز یہ بھی وصیت کرتی ہوں۔ کہ بوقت وفات جو بھی میری جائداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر کوئی رقم حصہ وصیت کردہ کے طور پر داخل خزانہ انجمن مذکور کر کے رسید حاصل کر لوں تو وہ حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

نوٹ:۔ بعد میں تحقیق سے معلوم ہوا کہ میرا مہر -/۳۲/۸ کی بجائے دو صد روپیہ تھا۔ اس لئے اسی رقم کی وصیت کرتی ہوں۔

(الامۃ) نواب بیگم بقلم خود

گواہ شد:۔ عبد اللہ احمدی خاوند موصیہ

گواہ شد:۔ محمد اکرم خان غوری سکرٹری وصایا نیروبی

گواہ شد:۔ شیخ مبارک احمد مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

نمبر ۵۲۲۴:۔ منکہ غلام فاطمہ زوجہ ڈاکٹر نذیر احمد صاحب قوم اعوان عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن میگاڈی کینیا کالونی افریقہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۳۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے زیور طلائی قیمتی -/۲۵۰ شلنگ مہر -/۵۰۰ شلنگ جو میں وصول کر چکی ہوں ہیں ہر دو زیور اور مہر کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میری وفات کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت میں سے منہا کر دی جائے گی۔

الامۃ:۔ غلام فاطمہ

گواہ شد:۔ ڈاکٹر نذیر احمد خاوند موصیہ

گواہ شد:۔ عبد السلام بھٹی گورنمنٹ انڈین سکول نیروبی

نمبر ۵۰۹۲:۔ منکہ جنت بی بی زوجہ چوہدری رحمت خان صاحب قوم کھادی عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن حال ایکوٹر ڈاکخانہ ایکوٹر کینیا کالونی برٹش افریقہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۴/۳۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے

(۱) حق مہر بذمہ خاوند دو سو روپیہ -/۲۰۰

(۲) زیورات طلائی وزن ۱/۲ ۱۰ تولہ

(۳) زیورات نقرئی وزنی ۱۲ تولہ

(۴) مشین سنگر قیمتی ۱۶۵ شلنگ

میں اس تمام جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام کرتی ہوں۔ اور اگر حصہ وصیت کے طور پر میں کوئی رقم داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو حصہ وصیت کردہ سے وہ رقم منہا کر دی جائیگی نیز میں یہ بھی وصیت کرتی ہوں۔ کہ اگر بوقت وفات کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامۃ:۔ جنت بی بی

گواہ شد:۔ رحمت خان احمدی بقلم خود خاوند موصیہ

گواہ شد:۔ شیخ مبارک احمد مبلغ

نمبر ۵۱۴۵:۔ منکہ بشیر احمد ولد چوہدری غلام احمد صاحب مرحوم قوم جٹ پیشہ سب جج عمر تقریباً ۳۹ سال پیدائشی احمدی ساکن چہور ڈاک خانہ خاص تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۵/۳۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

بوقت وفات جس قدر میری جائداد ثابت ہو۔ اس کے ۱۱ فیصدی حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم وصیت کے حساب میں جمع کر سکوں تو وہ رقم میرے حصہ وصیت کردہ کی قیمت سے منہا کی جائے گی۔ اس وقت میرا گذارہ ملازمت پر ہے جو فی الحال -/۴۸۰ روپے ماہوار ہے۔ میں انشاء اللہ اپنی آمد میں سے بھی ہمیشہ ۱۱ فیصدی حصہ ادا کرتا رہونگا نیز میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں۔ کہ بعد ادائیگی حصہ وصیت کردہ بالا بقایا جائداد میری متروکہ کی تقسیم شرع محمدی کی جائے میں رواج کا پابند نہیں رہنا چاہتا۔

العبد:۔ بشیر احمد سب جج و ایڈیشنل جج مطالبہ خفیفہ دہلی

گواہ شد:۔ شیخ غلام حسین احمدی سکرٹری وصایا دہلی

گواہ شد:۔ شیخ محمد یعقوب ٹیچر ایم۔بی سکول دہلی

نمبر ۵۱۴۸:۔ منکہ امۃ الحی زوجہ شیخ محمد یعقوب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر تیس سال پیدائشی احمدی ساکن ڈڈوالہ بانگر ڈاک خانہ خاص ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۶/۳۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری جائداد حق مہر مبلغ -/۶۰۰ روپیہ ہے جو میرے خاوند کے ذمہ ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔

میرے مرنے کے بعد جو میری جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی چھٹے حصے کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی نیز اگر میں حصہ وصیت کردہ میں سے کوئی رقم داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرا دوں تو وہ رقم اس حصہ وصیت کردہ کی قیمت سے منہا سمجھی جائے گی۔

الامۃ:۔ امۃ الحی بقلم خود اہلیہ شیخ محمد یعقوب ٹیچر ایم بی سکول کوچہ چیلاں دہلی

گواہ شد:۔ شیخ محمد یعقوب بقلم خود خاوند موصیہ

گواہ شد:۔ شیخ بشیر احمد بقلم خود الیکٹرک سپلائی اینڈ ٹریکشن کمپنی دہلی۔

نمبر ۵۲۱۴:۔ منکہ محمد اسمٰعیل ولد چوہدری حسن محمد صاحب قوم ارائیں پیشہ زمینداری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۹ء ساکن بستی گوکھووال عرف بستی شادی ڈاک خانہ احمد پور لمہ ضلع رحیم یار خان ریاست بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۵/۳۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت تقریباً ۱۰ بیگھ اراضی زرعی موضع محمد نواز والہ تحصیل احمد پور لمہ میں ہے۔ جس کی قیمت بشرح للعہ فی بیگھ مبلغ آٹھ سو چالیس روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔

(۲) رقبہ مذکورہ کے علاوہ اس وقت اور کوئی جائداد نہیں۔ آئندہ اگر کوئی جائداد پیدا کروں۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔

(۳) میرا گذارہ پیداوار اراضی مذکورہ پر ہے۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ بمد وصیت ہر فصل پر ادا کرتا رہونگا۔ نیز میرے مرنے پر جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

(۴) اگر میں کوئی رقم بمد وصیت اپنی زندگی میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر دوں تو وہ رقم میرے ذمہ وصیت کے واجب الادا حصہ سے منہا ہوگی۔

العبد:۔ محمد اسمٰعیل بقلم خود

گواہ شد:۔ عبد الواحد سکنہ قادیان حال وارد خانپور

گواہ شد:۔ عبد اللطیف پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ خانپور ریاست پٹیالہ

اٹھرا کا کامل اور مجرب ترین علاج

عبدالرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان پنجاب سے طلب فرمائیں ستر سالہ مجرب نسخہ حضرت حکیم حافظ نور الدین اعظم شاہی طبیب کا ہے۔ حمل گر جانا۔ بچہ کا مردہ پیدا ہونا۔ یا چھوٹی عمر میں فوت ہو جانا۔ اس کو اٹھرا کہتے ہیں۔ اس کے لئے ہماری تیار کردہ محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ استعمال کریں۔ یہ دواخانہ رحمانی حضور ممدوح کے حکم سے حین حیات میں حضور کے شاگرد حکیم عبدالرحمٰن کاغانی نے سنہ ۱۹۱۰ء میں قائم کیا۔ فہرست ادویات مفت طلب کریں۔ تمام مجرب نسخہ جات حضرت نور الدین اعظم اس دواخانہ رحمانی میں تیار ہوتے ہیں قیمت فی تولہ ۱۲ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکمشت خریدنے والے کو ایک روپیہ فی تولہ علاوہ محصولڈاک میں گی۔ **منیجر عبدالقدیر کاغانی قادیان**

اکسیر فتق

پانی اتر آیا ہو۔ لحمی یا شحمی کسی قسم کا ہو۔ اس دوا کے لگانے سے بذریعہ پسینہ اصلی حالت پیدا ہو جاتی ہے۔ کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی۔ بڑے سے بڑے بیضے حد اعتدال پر آ کر صحت ہو جاتی ہے۔ اور آئندہ پھر یہ مرض نہیں ہوتا۔ آپ اپریشن کی زحمت کیوں اٹھاتے ہیں۔ فوراً اس دوا کا استعمال کیجئے۔ اسی طرح آنت اترنے کو بھی روک دیتی ہے۔ قیمت تین روپے (سے)

۱۲ گھنٹہ میں جلن پیپ خون بند کرتی ہے۔ کیا اس قدر سریع التاثیر

اکسیر سوزاک دوا دنیا میں اور کوئی ہے۔ ہرگز نہیں۔ ضرور تجربہ کیجئے۔ اگر آپ ہزار ہا ادویات استعمال کر چکے ہیں۔ تو میں آپ کو رائے دیتا ہوں۔ کہ اکسیر سوزاک ضرور استعمال کریں۔ اس سے پرانے سے پرانا سوزاک بیس سال تک کا دفعہ ہو جاتا ہے۔ اور اس پر خوبی یہ ہے۔ کہ تا عمر پھر عود نہیں کرتا۔ آپ کیوں اس موذی مرض سے پریشان ہیں۔ اور اپنی نسل برباد کر رہے ہیں۔ اکسیر سوزاک کا استعمال کیجئے قیمت دو روپے (عہ) نوٹ:۔ اگر فائدہ نہ ہو۔ تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگوا لیجئے۔ کیا ایک عالم سے بھی جھوٹے اشتہار کی امید ہے۔

حکیم مولوی ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ

سپورٹس کی قابل اعتماد فرم

ہم اپنے احمدی احباب کو جو سپورٹس کی کھیلوں کے شوقین ہیں خوشخبری دیتے ہیں۔ کہ ہماری فرم دیرینہ ہے اور ہم خود سامان تیار کرتے ہیں۔ بوجہ ہماری حسن کارکردگی ہماری فرم اپنا نام پیدا کر رہی ہے ہمارا مال بارعایت اور عمدہ ہے۔ اور معاملہ اپنے گاہکوں سے خوشکن ہے۔ اس امر کی تصدیق میں مختلف سکولوں کے ہیڈ ماسٹروں اور طلباء کے متعدد سارٹیفکیٹس موجود ہیں۔ ہر قسم کا مال متعلقہ سپورٹس مثلاً ہاکی سٹک کرکٹ بیٹ۔ فٹ بال۔ اور والی بال وغیرہ نہایت اعلےٰ بارعایت اور پائیدار ہم سے طلب فرما کر ایک دفعہ تجربہ کریں۔ کارڈ آنے پر لسٹ بھیجدی جائے گی۔

پبلک پریکٹیکل سپورٹس ورکس سیالکوٹ شہر

ضرورت رشتہ

دو لڑکیوں کیلئے جو مڈل پاس اور ٹریننگ سند یافتہ ہیں۔ امور خانہ داری اور دینی تعلیم سے واقف ہیں اور شریف احمدی خاندان سے ہیں۔ رشتہ کی ضرورت ہے۔ لڑکے شریف احمدی خاندان سے ہوں۔ تعلیم یافتہ اور برسر روزگار ہوں۔ جملہ خط و کتابت بنام خاکسار عزیز الدین خان احمدی بر مکان ڈاکٹر سید اعزاز حسین صاحب مرحوم محلہ بارہ پورہ بھاگلپور بہار

بخاری شریف مترجم

جو پارہ بپارہ چھپ رہی ہے۔ اور جس کا پہلا پارہ طبع ہو چکا ہے۔ اور دوسرا زیر طبع ہے۔ ایک نہایت شاندار اور نادر چیز ہے۔ اس کی مانگ اس قدر ہے۔ کہ پہلا پارہ اب بہت قلیل تعداد میں رہ چکا ہے۔ لہٰذا وہ دوست جو اس کے مستقل خریدار بننا چاہتے ہیں۔ اگر انہوں نے پہلا پارہ نہیں خریدا۔ تو فوراً خرید لیں اور آئندہ ساتھ ساتھ خریدتے جائیں۔ نیز اپنے نام اور مکمل پتہ سے مجھے مطلع فرمائیں۔ انشاء اللہ فی الفور کتاب چھپنے پر ان کی کتاب انہیں ارسال کی جایا کرے گی۔ اس ترجمہ کی اہمیت سے سب احباب جماعت کو آگاہ فرما دیں تاکہ کوئی دوست عدم علم کی وجہ سے محروم نہ رہے

خاکسار محمد اشرف منیجر بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان

بعدالت العالیہ ہائیکورٹ آف جوڈیکیچر لاہور

درمعاملہ جائیداد حاجی شیخ بڈھا علی محمد عبدالکریم عبدالرحیم دیوالیاں

کمپنی مقدمہ ۱۲۶ بابت سال ۱۹۳۸ء

نوٹس بنام جملہ قرضخواہاں بابت تاریخ برائے تجویز کمپوزیشن سکیم

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ عدالت ہذا نے ۱۰ اکتوبر ۱۹۳۸ء برائے تجویز کمپوزیشن سکیم پیش کردہ عبدالکریم عبدالرحیم مقروضان درخواست دیوالہ مندرجہ عنوان مقرر کی ہے۔ کسی قرضخواہ کو جس نے تاریخ مذکور تک اپنا قرضہ ثابت نہ کیا ہو۔ ووٹ دینے کی اجازت نہیں دی جاوے گی۔ اگر کوئی قرضخواہ یا قرضخواہاں دیوالیاں حاضر ہونا چاہیں۔ تو اصالتاً یا بذریعہ کسی ایڈووکیٹ بمعہ ثبوت تاریخ پیشی مذکور پر پیش ہوں۔

حسب الحکم آنریبل جج صاحبان

آج مورخہ ۱۹ ستمبر ۱۹۳۸ء کو ہمارے حکم و ثبت مہر عدالت ہذا سے جاری کیا گیا۔

(دستخط) جی۔ بی۔ سی۔ ایونٹ اسسٹنٹ رجسٹرار

(مہر عدالت)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

جنیوا ۲۹ ستمبر۔ لیگ اقوام نے فیصلہ کیا ہے کہ جاپان کے خلاف تعزیری اقدامات ضرور کئے جائیں۔ لیکن ہر ملک کو اختیار دیا جائے۔ کہ وہ جس قسم کا اقدام کرنا چاہے اختیار کرے۔

دہلی ۲۹ ستمبر۔ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے اجلاس میں ایک مسلم سوشلسٹ لیڈر نے ورکنگ کمیٹی کے خلاف ملامت کی تحریک اس بناء پر پیش کی۔ کہ اس نے مسلم لیگ کے ساتھ مصالحت کی گفت و شنید شروع کرکے مسلمانوں کے وقار کو نقصان پہنچایا ہے۔ صدر کانگرس نے جواباً کہا۔ کہ گفت و شنید شروع کرنے کی وجہ یہ ہوئی۔ کہ بنگال میں میں جس جگہ بھی جاتا تھا مسلمان سیاہ جھنڈیوں سے میرا استقبال کرتے تھے اور مطالبہ کرتے تھے۔ کہ مسلم لیگ کے ساتھ کانگرس کی صلح کرادیں۔

لنڈن ۲۸ ستمبر۔ آج پریوی کونسل کا اجلاس شاہی محل میں ہوا جس میں ملک معظم نے چار فرمانوں پر دستخط کئے۔ ایک کے ذریعہ رائیل نیوی اور میرائینز کے افسروں اور ماتحت ملازموں کو جنگ کے لئے تیار رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ایک فرمان کے ذریعہ ان ملازموں کی ملازمت میں توسیع کر دی گئی ہے۔ باقی دو بھی اسی نوعیت کے ہیں۔

وارسا ۲۸ ستمبر۔ پولینڈ کی ایک نیم سرکاری ایجنسی نے اعلان کیا ہے کہ بلاوجہ پولش باشندوں پر چیکوسلوا کیہ میں چیکوں نے حملے کئے ہیں۔ کل پولش مزدوروں پر بلاوجہ گولی چلائی گئی۔ فریقین میں باقاعدہ جنگ ہوئی۔ جس میں پانچ ہلاک اور پندرہ مجروح ہوئے۔ پولش باشندوں نے کئی علاقوں میں بارود خانوں کو اڑانے کی کوشش کی۔ اور بعض جگہ گولی بارود پر قبضہ کرلیا۔

برلن ۲۹ ستمبر۔ امریکن سفارتخانہ نے تمام امریکنوں کو جو جرمن میں مقیم ہیں مشورہ دیا ہے کہ انہیں یہاں سے چلے جانا چاہئیے۔

لاہور ۲۸ ستمبر۔ مسلم کارکن یہاں ایک کانفرنس منعقد کرنا چاہتے ہیں۔ تاکہ گورنر اور وزیر اعظم کے بیانات کی روشنی میں شہید گنج کے متعلق آخری فیصلہ کیا جائے۔

لائل پور ۲۸ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ اس ضلع میں ۲۵ ستمبر کو سخت ژالہ باری ہوئی جس سے بہت سے دیہات میں فصل بالکل تباہ ہوگئی۔ نقصان کا اندازہ دو لاکھ روپیہ کیا جاتا ہے۔

لاہور ۲۸ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر ستیہ پال نے پنجاب کانگرس کی ورکنگ کمیٹی سے اپنا استعفیٰ واپس لے لیا ہے

دہلی ۲۸ ستمبر۔ گاندھی جی نے بین الاقوامی صورت حالات کے پیش نظر اپنا سرحدی دورہ ملتوی کر دیا ہے۔ جو ۳۰ ستمبر سے شروع ہونے والا تھا۔

جنیوا ۲۸ ستمبر۔ لیگ کونسل کے اراکین کو اطلاع دی گئی ہے کہ اگر جرمنی نے چیکوسلوا کیہ پر حملہ کیا۔ تو حکومت فرانس مطالبہ کرے گی۔ کہ اس کے خلاف تعزیرات نافذ کی جائیں۔

لنڈن ۲۸ ستمبر۔ ڈیلی ہیرلڈ کے نامہ نگار کی اطلاع ہے کہ جرمن فوج کا ایک سرکردہ جرنیل ملازمت سے علیحدہ ہوگیا ہے یا کر دیا گیا ہے۔ کیونکہ اسے ہٹلر کی پالیسی سے اختلاف تھا۔ اس کی رائے یہ ہے۔ کہ جرمن ابھی جنگ کے لئے تیار نہیں۔ اگر اس نے جنگ شروع کی۔ تو شکست کھائے گا۔

لنڈن ۲۸ ستمبر۔ جنگ کے امکانات کے پیش نظر فیصلہ کیا گیا ہے کہ لنڈن کے طلباء کو جن کی تعداد ۵ لاکھ ہے شہر سے پچاس یا سو میل کے فاصلہ پر کسی جگہ منتقل کر دیا جائے۔ وائٹ ہال کی عمارتوں کی حفاظت کے لئے اعلیٰ پیمانہ پر انتظامات کئے جارہے ہیں۔ ان کے اردگرد دلکڑی کی بڑی بڑی گیلیاں رکھی جارہی ہیں۔

بمبئی ۲۸ ستمبر۔ بمبئی گورنمنٹ نے حکم دیا ہے کہ آئندہ جیلوں میں چکی کی مشقت قیدیوں سے نہ لی جایا کرے آٹا پیسنے کے لئے تمام جیلوں میں مشینیں لگا دی گئی ہیں۔

دہلی ۲۸ ستمبر۔ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے پاس کردہ ریزولیوشن کے پیش نظر صدر کانگرس نے ڈاکٹر کھارے کو مطلع کیا ہے کہ آپ اپنی پوزیشن صاف کرنے کے لئے یکم اکتوبر سے قبل ورکنگ کمیٹی کے سامنے پیش ہوں کیونکہ آپ کے خلاف کمیٹی نے مذمت کا ریزولیوشن پاس کیا ہے۔

حیدرآباد دکن ۲۸ ستمبر۔ حضور نظام کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ عالمگیر جنگ کی صورت میں ان کی ریاست کی تمام افواج حکومت ہند کے استعمال کے لئے وقف رہیں گی۔

بمبئی ۲۸ ستمبر۔ آج بعض برطانوی پلٹنوں کے چند دستے جو ہندوستان میں مقیم تھے فلسطین کے لئے روانہ ہوگئے

قاہرہ ۲۸ ستمبر۔ وزیر اعظم مصر نے آج پارلیمنٹ میں اعلان کیا۔ کہ جنگ کی صورت میں مصر اپنے حلیف اعظم برطانیہ کے ساتھ خلوص دل کے ساتھ اتحاد عمل کریگا۔ اور اس رستہ میں ہر مصیبت سے عہدہ برآ ہونے کے لئے آمادہ ہے۔

حیفا ۲۷ ستمبر۔ حکومت فلسطین کی طرف سے تمام اخبارات کو حکم دیا گیا ہے کہ حوادث و مظالم کے متعلق قطعاً کوئی خبر شائع نہ کریں۔ صرف وہی اطلاع درج کی جائے۔ جو سرکاری طور پر ان کو بھیجی جائے۔

لنڈن ۲۸ ستمبر۔ برطانوی مزدوروں نے جرمن عوام سے اپیل کی ہے کہ رائے عامہ کے دباؤ سے ہٹلر کو جنگ سے باز رکھنے کی کوشش کی جائے۔ اگر اس نے آپ لوگوں کو جنگ میں دھکیل دیا۔ تو آپ کے ملک کو لازمی طور پر شکست ہوگی۔ اسی طرح فرانسیسی مزدوروں نے بھی جرمن عوام سے اپیل کی ہے کہ ہٹلر نے نوجوان جرمنوں کو سپین میں موت کے منہ میں جھونکا ہوا ہے۔ اور اب اپنے اہل وطن کو دوسری تباہی کے رستہ پر ڈالنا چاہتا ہے۔ جس سے اسے روکا جائے۔ برطانوی و فرانسیسی مزدور جنگ کو روکنے کے لئے ایک متحدہ محاذ قائم کرنے کی کوشش میں ہیں۔

لنڈن ۲۸ ستمبر۔ حکومت بلجیم نے ایک اعلان براڈکاسٹ کیا ہے کہ یورپ کی بڑی بڑی حکومتوں نے ہم سے وعدہ کر رکھا ہے کہ ہماری سرحدوں کو محفوظ رکھا جائے گا۔ امید ہے وہ اب اپنے وعدہ پر قائم رہیں گی۔ ہم نہیں چاہتے کہ ہمارا ملک میدان جنگ بن جائے ہماری فوجیں اپنی حفاظت کے لئے کافی ہیں۔

لاہور ۲۸ ستمبر۔ پنجاب کے مارکٹنگ بل کے متعلق سبجیکٹ کمیٹی کی رپورٹ مکمل ہوگئی ہے۔ جس میں کانگرسی ارکان اپنے اختلافی نوٹ درج کریں گے۔

شیلانگ ۲۸ ستمبر۔ گذشتہ شب یہاں خوفناک بلوہ ہوگیا۔ سابق وزارت پارٹی نے ایک جلسہ منعقد کیا تھا جس میں کانگرسیوں نے شامل ہوکر فتنہ پردازی کی۔ اس پر عام بلوہ شروع ہوگیا کئی دکانیں لوٹی گئیں۔ کئی لوگ مجروح ہوئے۔ اور آدھی رات کے وقت بمشکل حالات پر قابو پایا گیا۔

انطاکیہ کا اخبار "الصراط" لکھتا ہے کہ پیرس کے ایک سرکاری اجتماع میں یہ طے ہوا ہے کہ اسکندرونہ کے قریب لاذقیہ کو بحری مستقر بنایا جائے۔ تاکہ اسکندرونہ کے بحری مستقر سے اس کا مقابلہ ہوسکے۔ دوسری طرف استنبول کی خبر ہے کہ ترکی حکومت لاذقیہ پر بھی قبضہ کرنا چاہتی ہے۔ تاکہ اسکندرونہ لاذقیہ کی دونوں بندرگاہیں ترکوں کے قبضہ میں رہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح اسکندرونہ کے معاملہ میں ترکوں اور فرانس میں چپقلش پیدا ہوئی تھی۔ اسی طرح لاذقیہ کے معاملہ میں

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی